چانکیہ نیتی

(پنجابی کویتا وچ)

مترجم

(آنجہانی) شری بشن داس شرما ایڈوکیٹ دہلی

اوم

چانکیہ نیتی

(پنجابی کویتا وچ)

خلق خدا کی نذر

مترجم

(آنجہانی) شری لبھ داس شونو ایڈوکیٹ دہلی

(آنجہانی) پنڈت انند کول وشنو ایڈوکیٹ

۱۰م

(آنجہانی) شری بشنداس وشنو (ایڈوکیٹ)

یہ اگست ۱۹۵۵ء کی بات ہے جبکہ میں سلی گوری (شمالی بنگال) میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ آف انڈیا کیطرف سے بطور فوڈ ایگزیکیٹو آفیسر تعینات تھا کہ مجھے ایک دن ایک رجسٹرڈ پارسل موصول ہوا، وہ پارسل دہلی سے میرے والد محترم شری بشنداس وشنو جی نے بھیجا تھا، پارسل کھولا تو پہلی نظر مندرجہ ذیل نظم پر پڑی جو کہ میرے نام خط کی صورت میں محترم والد صاحب نے اپنے دست مبارک سے لکھی تھی

میرے پیارے اٹل

لئی اینہہ جگر دے ٹوٹیاں دی
ٹوٹے جگر نوں خدا سنبھال رکھیں!
اینہہ سنجھ جان توں ودھ عزیز میوں
توں وی ایس نوں جان دے نال رکھیں!
ساری زندگی دی میری اینہہ کھٹی
ساری زندگی اینہدا خیال رکھیں!
سارے جگ تے رہیگا اٹل وشنو
سارے جگ دا سمجھ کے نال رکھیں!

وشنو
[illegible].8.55

اس نظم کے ساتھ ہی "چانکیہ نیتی" جو کہ روزانہ ملاپ اخبار میں ۱۹۵۵ء میں

ہفتہ وار چھپتی رہی، اور اسی اخبار کی کترنیں خاکی کاغذوں پر چسپاں تھیں۔

نظم پڑھتے ہی میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آنسو کیوں بھر آئے یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ شائد پتا جی کے پوتر پیار کی شدّت تھی۔ جس نے میرے دل کی گہرائیوں میں ہلچل مچادی تھی۔ یا ان کے اُس وشواس کا احساس تھا جس کی بنا، پر انہوں نے اپنی عُمر کی ساری "کھٹی" کو مجھے سونپا تھا۔ یا اس لامحدُود خزانہ کی وقعت کا احساس تھا جسے انہوں نے اپنی انتہائی محنت اور کاوش سے تمام دُنیا کیلئے جمع کیا تھا اور اسے دُنیا تک پہنچانے کی ذمہ داری سے مجھے نوازا تھا۔ یہ بیش بہا خزانہ پاتے ہی میرا سر فخر سے اٹھا اور جوشِ عقیدت سے جھک گیا۔

وشنو جی کا جنم ماہ ستمبر ۱۸۹۷ء میں موضع گنجے سندھو (جو کہ لاہور پاکستان) سے تقریباً ۱۲ میل دور بہ سمت امرتسر ایک بہت اچھے زمیندار گھرانے میں ہوا۔ ان کی صرف ایک بہن تھی جو ان سے بڑی تھی۔ میٹرک پاس کرنے کے کچھ عرصہ بعد ہی ان کی شادی ونیکی گاؤں کے ایک بہت متموّل گھرانے میں ہوگئی۔ اور ان کی شادی کے دو ڈھائی سال بعد انکے والدِ ماجد شری جگن ناتھ جی ایک مختصر علالت کے بعد سرگباش ہو گئے ماں کا سایہ بچپن سے ہی سر سے اُٹھ چکا تھا۔ چونکہ وشنو جی کے والد صاحب کی دِلی خواہش تھی کہ یہ۔ بی۔ اے پاس کریں اس لیئے انہوں نے اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد بھی انکی خواہش کو پورا کرنے کیلئے اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ اس طالب علم کے لئے جس کی عُمر چھوٹی ہو ماں باپ کا سایہ سر سے اُٹھ چکا ہو۔ بیوی بچوں کی پرورش دُنیا داری کی ذمہ داریاں ہوں اپنے گاؤں اور بیوی بچوں سے دُور شہر میں ہوسٹل

میں رہ کر تعلیم جاری رکھنا کتنا مشکل اور دشوار ہو سکتا ہے اس کا صرف اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ ان تمام مشکلات کے باوجود فورمن کرسچین کالج لاہور سے فرسٹ ڈویژن میں بی۔ اے پاس کیا۔ ذہین اور محنتی ہونے کی وجہ سے جماعت میں اوّل آتے رہے۔ میٹرک انہوں نے سناتن دھرم سکول لاہور سے پاس کیا تھا۔ اسکول کے استاد انکے چال چلن، ذہانت اور قابلیت کے مدّاح تھے اور یہی وجہ تھی کہ بی۔ اے پاس کرنے کے فوراً بعد ہی انہیں سناتن دھرم سکول لاہور میں بطور اتالیق رکھ لیا گیا۔ جن لوگوں کو ان سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا وہ ان کے پڑھانے کے انداز اور ان کی قابلیت کا ذکر بڑے احترام سے کرتے ہیں۔
وشنو جی کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا اس لئے زیادہ دیر تک سکول کی نوکری نہیں کی بلکہ ایل ایل بی پاس کرنے کے بعد وکیل بن گئے۔
لیکن یہ پیشہ ان کی طبیعت اور کردار کو راس نہیں آیا۔ اس پیشے میں انہوں نے دولت کم اور نام زیادہ کمایا۔ جس طرح کی ہیر اپھیریاں اس پیشہ سے وابستہ ہیں وہ ان میں کبھی نہیں پڑے تھے بلکہ ان کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ دونوں فریقین میں صلاح صفائی سے فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے۔ ان کے اس رویہ کی وجہ سے کئی گھر اجڑنے سے بچ گئے۔ لیکن تھوڑے ہی سالوں میں اس پیشے سے دل برداشتہ ہو گئے اور لاہور میں ہی رئیس اعظم جناب نواب سعادت علی خاں صاحب کے مختارِ عام مقرر ہو گئے۔ اور تقسیم وطن تک اسی عہدے پر مامور رہے۔ نواب صاحب کو وشنو جی پر اس قدر اعتماد تھا کہ

اپنی کروڑوں روپے کی جائیداد کے انتظام کو ان کو سونپنے کے علاوہ اپنے نجی اور ذاتی معاملات میں بھی ان سے بطور ایک دوست اور بہی خواہ کے مشورہ لیا کرتے تھے۔

وطن تقسیم ہوا تو اس کے ساتھ وشنو جی کی قسمت بھی تقسیم ہوگئی صرف اتنا کہنا ہی کافی ہوگا کہ جسم سرحد کے اس پار آگئے اور باقی سب کچھ لاہور میں رہ گیا۔ یہاں تک کہ لاہور میں لکھا ہوا کلام تک بھی وہ اپنے ساتھ نہ لاسکے۔

کتابوں سے وشنو جی کو عشق تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے سکول اور کالج کی تمام کتابیں نہایت سلیقے سے سنبھال کر رکھی ہوئی تھیں۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ان کی پہلی جماعت کا قاعدہ بھی محفوظ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انکی نجی لائبریری میں قانونی، مذہبی، ادبی اور سیاسی سینکڑوں کتابیں تھیں جن میں کئی کتابیں تو نایاب بھی تھیں۔ اگر پاکستان میں چھوڑی ہوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد میں کسی چیز کا غم تھا تو اپنے کلام کے علاوہ اپنی لائبریری کا تھا، کہا کرتے تھے "اور سب کچھ تو بن جائے گا مگر جو کتابیں اور کلام پاکستان میں رہ گئے ہیں وہ پھر نہ بن سکیں گے"۔

دہلی میں آنے کے بعد ذاتی مشکلات اور وہ تمام مصیبتیں جو ایک انسان کو آٹھ افراد پر مشتمل خاندان کے گھر سے بے گھر اور امیر سے غریب ہونے پر پیش آتی ہیں سب اُن کے سامنے تھیں۔ اس پر ستم یہ کہ بیماری نے بھی آگھیرا لیکن تمام مخالف حالات کے باوجود ان کی بُلند حوصلگی نے ان کا ساتھ نہیں۔

چھوڑا۔ سینہ سپر ہو کر ہر مصیبت اور مشکل کا سامنا کیا۔ چند سالوں کے بعد ہمدرد دواخانہ دہلی میں قانونی مشیر مقرر ہوئے اور تب تک اسی عہدے پر کام کرتے رہے جب تک ان کی صحت نے جواب نہیں دیا۔ جب انہوں نے اپنی ناسازیٔ صحت کی بنا پر استعفا دیا تو محترم حکیم جناب عبدالحمید صاحب نے فرمایا کہ وہ استعفا نہ دیں بلکہ اپنے عہدے پر بحال رہیں اور جب ان کی طبیعت کرے دفتر تشریف لائیں اور جتنا عرصہ چاہیں کام کریں ان پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ یہ تھا محترم حکیم صاحب کی طرف سے دریادلانہ صلہ، عزّت افزائی اور دشنو صاحب کی خدمات کا اعتراف۔ اس سے زیادہ فراخدلانہ پیش کش اور کیا ہو سکتی تھی لیکن دشنو جی نے معذرت عرض کرتے ہوئے کہا کہ ایسا کرنے سے وہ ہمدرد کے ساتھ انصاف نہ کر سکیں گے جس کی وجہ سے ان کے دل پر ایک بوجھ سا رہے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہوگا کہ وہ سبکدوش ہو جائیں۔ لہٰذا ۱۹۷۷ء میں ہمدرد دواخانہ دہلی سے ریٹائر ہو گئے۔

اپنی ملازمت کی ذمّہ داریوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنی زندگی کے ادبی اور روحانی پہلوؤں کو نظر انداز نہیں ہونے دیا۔ دہلی آنے کے کچھ عرصہ بعد ہی انہوں نے پنجابی کوی سبھا کی بنیاد رکھی اور اس کے پریزیڈنٹ چنے گئے۔ سوامی رام تیرتھ مشن کے بھی پریذیڈنٹ کئی سالوں تک رہے اور وہاں سے بھی اپنی ناسازیٔ صحت کی وجہ سے سبکدوش ہوئے۔

بندہ مئی ۱۹۷۵ء میں میں بطور زرجنل منیجر فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (ہریانہ) چنڈی گڈھ میں تعینات ہوا۔ محترم والد صاحب نہایت خوش تھے کہ ۱۲ سالوں کے

بعد انکا فرزند، دہلی کے قریب تعینات ہوا تھا۔ وہ ۴ ، نومبر ۱۹۷۶ئ کی شام کو چنڈی گڈھ تشریف لائے۔ ان کا ارادہ مستقل وہیں رہنے کا تھا۔ خیال تھا کہ تبدیلیٔ آب وہوا سے شاید ان کی گرتی ہوئی صحت میں کچھ سُدھار آجائے۔ مجھے بھی انتہائی خوشی تھی اِن کے مُبارک قدم ہمارے گھر میں پڑے۔ سوچا تھا ان کا مکمّل ڈاکٹری معائنہ کروا کر باقاعدہ علاج ہوتا رہے گا۔ اس کے علاوہ ان کی ملاقات چنڈی گڈھ میں مقیم پنجابی کے کویوں سے بھی ہوجائے گی اور انکی ادبی نشستوں کا سِلسلہ پھر سے شروع ہوسکے گا۔ جو پچھلے کئی سالوں سے منقطع ہوچکا تھا۔ اور ان سِلسلوں کے ٹوٹنے کا بھی ان کے دل پر گہرا اثر تھا۔ شاعری ان کی ادبی اور رُوحانی غذا تھی۔ جو اس وقت انہیں نہیں مل رہی تھی۔ لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ مورخہ ۸ ، نومبر ۱۹۷۶ئ صبح ۴ بجے اچانک انکی طبیعت خراب ہوئی۔ ڈاکٹر کو فوراً بلوایا گیا۔ میں نے آرام کرنے کو کہا۔ میری گود میں سر رکھا اور چند ہی لمحوں میں نہایت سکون کے ساتھ ڈاکٹر کے پہونچنے سے پہلے ہی اس دنیائے فانی کو خیرباد کہہ گئے۔

بطور انسان وِشنوجی کی خوبیوں کا ذکر کرنے لگوں تو ایک عرصہ لگ جائے گا اس لئے صرف یہی کہنے پر اکتفا کروں گا کہ وہ اعلیٰ درجے کے محبِّ وطن، بات کے دھنی ——— دوست نواز، فراخ دِل، انتہائی مہمان نواز، حاضر دماغ و حاضر جواب تھے۔ اِنکی زندگی کے کئی واقعات ایسے ہیں جو اِنکی تمام خوبیوں کے آئینہ دار ہیں۔ لیکن یہاں ان کا ذکر زیرِ مقصد نہیں

انکا داہ سنسکار تو چنڈی گڈھ میں ہی ہوا اور کریا دہلی میں جس میں سینکڑوں لوگوں نے شِرکت کی اور بہت سی معزز ہستیوں نے خراجِ عقیدت پیش کیا۔

وشنو جی جتنے اچھے انسان تھے اتنے ہی بڑے کوی بھی تھے۔ شاعری کا آغاز انہوں نے اپنی بہت ہی چھوٹی عمر میں کرلیا تھا۔ یعنی ابھی وہ دسویں کلاس میں ہی پڑھتے تھے کہ انہوں نے اپنے سکول کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جو نظم لکھی اس میں ماسٹروں کی شخصیت۔ ان کے پڑھانے کا انداز اور عادات۔ سکول کے لڑکوں کا بیان اور سکول کی بلڈنگ کا ایسا اچھا نقشہ کھینچا کہ سننے والے حضرات عش عش کر اٹھے اور سکول کی طرف سے اس نظم پر انھیں ایک انعام بھی نہایت ہی تعریفی تقریر کے ساتھ عطا کیا گیا۔ اسی عرصہ میں انہوں نے "پنجابی پینتی اکھری" ایک روحانی نظم چند گھنٹوں میں لکھ ڈالی۔ سُننے والوں کو یہ یقین ہی نہ ہوتا تھا کہ زندگی کے رُوحانی فلسفے کو اتنے اچھے اور سُلجھے ہوئے انداز میں ایک اٹھارہ بیس سال کا لڑکا اس خوبی سے بیان کرسکتا ہے جسے تجربہ کار اور مشّاق شاعر بھی بیان نہیں کرسکتے۔ مثال کے طور پر اس نظم کا یہ پہلا ہی بند ذیل میں پیش کررہا ہوں۔

اُوڑا آکھے اونکار جو گھٹ وِچ نواس کرے
آپے ساجے آپے رنگے آپے بھوگ ولاس کرے
برہما ہو کے کرے اُتپتی مہا دیو ہو ناس کرے
وشنو ہو کے کرے پالنا سب دی پورن آس کرے

اسی سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس عُمر میں دوسرے کوی حسن و عشق

کیف شراب و شباب اور رنگ و بو کے گلستانوں میں کھوئے ہوتے ہیں۔ وشنو جی اس عمر میں روحانی شراب کے نشے میں مخمور تھے۔ اور اس کچی عمر میں ایسا پختہ اور کیف آور کلام کہا کہ اس کو ایک دفعہ پڑھنے کے بعد اس کا نشہ تمام عمر نہیں اترتا۔ ایسا لگتا ہے یہ نظم ایک لڑکے نے نہیں بلکہ ایک سنت نے لکھی ہے۔ کیونکہ اس کا ایک ایک بند معرفت کے فلسفوں سے بھرپور ہے۔ لاہور میں انہوں نے کافی کلام کہا اور خوب کہا "نشیاں کیتا ہند ویران" انکی بہت ہی مشہور نظم تھی جو کہ چھوٹی عمر میں ہی لکھی گئی تھی۔ اس میں جتنے بھی نشے ہندوستان میں کئے جاتے تھے مثلاً تمباکو نوشی، شراب، افیم، بھنگ، گانجا، چرس وغیرہ ان نشہ آور چیزوں کی خاصیتیں اور نشہ کرنے والوں کی حالت کا نظارہ اتنے پُر اثر طور پر کھینچا تھا کہ پڑھنے والے یہ کبھی خواب و خیال میں بھی سوچ نہیں سکتے تھے کہ یہ نظم کسی ایسے شاعر نے لکھی ہوگی جس نے بذات خود نشوں سے واقفیت حاصل نہ کی ہو بلکہ ایک ایسے کم عمر نوجوان نے لکھی ہوگی جس نے کبھی سگرٹ اور پان تک کو بھی ہاتھ نہ لگایا ہو۔ افسوس یہ نظم دستیاب نہیں۔ لاہور میں جو بھی کلام انہوں نے لکھا وہ سب وہیں رہ گیا۔ اس میں سے صرف وہی دستیاب ہو سکا تھا جو اُن کو زبانی یاد تھا۔ یا ان کے دوستوں کو یاد تھا یا پھر جنہوں نے کچھ لکھ کر رکھا ہوا تھا۔ لاہور میں ہی انہوں نے شریمد بھاگوت گیتا کا ترجمہ پنجابی کویتا میں کرنا شروع کیا تھا اور اسکے چند ادھیائے مکمّل کر لئے تھے۔ دہلی آنے کے بعد انہوں نے کافی کوشش کی کہ پھر سے ترجمہ

شروع کریں لیکن قسمت میں شاید یہ سہرا ان کے سر بندھنا نہیں لکھا تھا۔ اس بات کا افسوس انھیں زندگی بھر رہا اور خاص کر ان ادھیاؤں کا جو لاہور میں رہ گئے کیونکہ شاعری کے لحاظ سے وہ بے نظیر تھے۔ اور ان پر وشنو جی کو خود ناز تھا۔ لاہور میں جو کلام لکھا تھا اس میں صرف چند ہی نظمیں دستیاب ہو سکی ہیں۔ مثلاً غریب دی بسنت، گرمی، پھُٹ، پینتی اکھری میت وچھوڑا سِکھیا وغیرہ۔

پنجابی زبان پر جتنا عبور انہیں تھا شاید ہی چند ایک پنجابی کویوں کو ہو۔ پنجابی محاوروں اور گوڑھا الفاظ کو اس خوبی سے اپنے اشعار میں پروتے تھے کہ انکی نظم ایک خوبصورت مالا سی لگنے لگتی تھی اور الفاظ دلکش پھول انکے پڑھنے کا انداز بھی بڑا نرالا اور دلکش تھا۔ اپنے کلام کی پختگی اور انداز کی شگفتگی سے لوگوں کے دل موہ لیتے تھے۔ اور کوی سمیلنوں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ عام سے عام خیال کو اس انداز سے پیش کرتے تھے کہ اس میں زندگی کے فلسفے کی گہرائی اُبھر آتی۔ دیش کی آزادی کے بعد تیسرے سوتنترتا دِوس پر جو نظم انہوں نے لکھی بڑی دردناک ہے۔ ایک مصیبت زدہ شرنارتھی کی حالت ایک دہلی والے شخص (جس کو تقسیم وطن کے وقت شرنارتھیوں کی مصیبتوں کا احساس نہ تھا) کے ساتھ بات چیت کے لہجے میں بیان کی گئی ہے

اج تیک نہیں بھین دا پتہ لگا۔ وقت ہو ہکیاں وچ گذارنا ہیں
اُٹھ جی نکے وڈے کھان والے۔ کم کر دیاں کر دیاں ہارنا ہیں
ظالم پیٹا یہہ پھیر وی نہیں بھر دا۔ دے کے حوصلہ پیا اُبھارنا ہیں
تیوں گل جے کرے تے لڑن پہنا۔ منگن بال پیسہ اگوں مارنا ہیں

جُھگی پٹڑی دے اُتے ہیں پائی ہوئی سی۔ ظالم اوس نوں وی آ کے ڈھا گئے نے مینہہ کرڑے گولے پیا وس داسی۔ بال بچے نوں رڑے بٹھا گئے نے

زندگی کی تلخ حقیقتوں سے بھرپور ایک دردناک منظر ان چھ سطروں میں کس خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہر بند میں اُس وقت کے حالات کو نہایت ہی رقّت آمیز طور پر منظر کش کیا ہے۔

کسی بھی واقعہ کا نقشہ یا کسی بھی شخصیت کی خوبیوں کو کویتا کے پھولوں سے بیان کرنا اور ایسے ڈھنگ سے پیش کرنا کہ سُننے اور پڑھنے والوں کے دلوں کی گہرائیوں میں ایک ہلچل مچ جائے وشنو جی کی قادر الکلامی کا زندہ ثبوت ہے۔

"غریب دی بسنت" انکی شہرہ آفاق نظموں میں سے ایک ہے۔ سردیوں میں ایک غریب خاندان کی زبوں حالی کا ایسا نقشہ ہے کہ سُننے والوں کی آنکھوں میں آنسو چھلک آتے ہیں۔

اسکے علاوہ اس نظم میں انہوں نے ایک اچھوتے خیال کو پیش کیا ہے کہ جہاں تک دولت کا تعلق ہے بھگوان کا گذارہ بھی اس کے بغیر

نہیں ہوتا۔ اور اس معاملے میں بھگوان اور انسان دونوں کو ایک ہی سطح پر لا کھڑا کیا ہے۔ مُلاحظہ فرمایئے۔

غریب کہتا ہے۔

پالے ولوں جا دیئے بسنت آئی چنگا ہویا۔
پیٹ ولوں دیکھئے تے کاس دی بسنت ہے
پیسے والے کھاوندے مناوندے نے میلیاں نُوں
راضی نُوں نُوں پرسن جیا جنت ہے
کوٹھی جدھے دانے اودھے کملے سیانے ہون
پیسے دے بغیر سمجھ لوؤ بس انت ہے

مایا دے بغیر جھٹ رب دا وی لنگ دا نہیں۔
دیکھ لوؤ وشنو دی لچھمی دا کنت ہے۔

انکی شاعرانہ ذہانت زبان پر عبور اور قادر الکلامی کا یہ عالم تھا کہ ایک ہی لفظ کو مختلف انداز اور معنی میں اپنی نظم میں پیش کرتا ایک کمال تک پہونچ گیا تھا۔ ملاحظہ فرمایئے۔ اپنی نظم بہ عنوان "پھُٹ" میں فرماتے ہیں۔

واہ واہ پھُٹ میوہ لبھیا ہندیاں نوُں لگے کھان مرچاں توُن لا کے تے
پھُٹ پھُٹی ساری قوم پھُٹی پھُٹے پھُٹ جیوں پک پکا کے تے
قسمت پھُٹ گئی جددی پھُٹ پئی پھُٹی ایکتا اکھ بچا کے تے
وشنوُ بھانڈا اکٹھ دا پھُٹ گیا پتھر پھُٹ دے نال ٹکرا کے تے

یہ ایک بند انہوں نے کئی سال پہلے لکھا تھا مگر آج بھی یہ ملک کے دردناک حالات کا آئینہ دار ہے اسی طرح انکی اور بھی نظمیں ہیں جو انہوں نے تقسیم وطن کے بعد کے چند سالوں میں لکھیں۔ اور جن وطن کے دِگر دوں حالات، رشوت خوری۔ کنبہ پروری، حکومت کی کمزوری نا اہل لوگوں کی کامیابی اور ترقی اور قابل لوگوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچا ہے۔ اس سے نہ صرف یہ محسوس ہوتا ہے کہ وشنو جی کا مشاہدہ غضب کا تھا۔ بلکہ جو کچھ انہوں نے ماضی میں کہا تھا اس میں حال کی تصویر اور مستقبل کا عکس نظر آتا ہے۔ وقت کا تقاضا۔ اور جگہ کی کمی مجھے اس امر کی اجازت نہیں دیتے کہ میں اور تفصیل میں وشنو جی کی شاعری پر تبصرہ کروں۔ بحرحال اتنا کہنے پر ہی اکتفا کروں گا کہ وشنو جی نے جو کچھ بھی کہا مکمل اور پختہ کہا اور خوب کہا ویسے تو جو بھی کہا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ علاوہ ان نظموں کے جن کا ذکر پیشتر کیا جا چکا ہے۔ اور بھی نظمیں ایسی ہیں جو دل میں ہی نہیں بلکہ روُح میں اُتر جاتی ہیں۔ مثلاً آزادی دیاں برکتاں، میّت وچھوڑا، نکھرے پنجابی، باراں ماہ، دیوالی، دا سندیش، گورونانک، کجھ کہن دیو دیوانے

نُوں۔اوم دا جھنڈا، پریم دا چند پیاری موت، سہرا، اور سکھیا ایش اپنشد، وغیرہ۔

وِشنُو جی کی شاعری میں خیالوں کی جدّت۔ جذبات کی شدّت، الفاظ کی روانی۔ زبان کی نفاست۔ محاوروں کی بندش ایسے دلکش انداز میں نمایاں ہوئی ہیں کہ نظم ایک مُصوّر کی خوبصُورت تصویر محسُوس ہونے لگتی ہے۔ اس امر کا اندازہ آپ چانکیہ نیتی کے مُطالعے سے ہی کر سکیں گے۔ جہاں انہوں نے ترجمہ کے ذریعے اصل کو بھی اور نکھار اور سنوار دیا ہے،

شری بشنداس جی وشنو ہمارے ساتھ نہیں رہے لیکن اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، دوستوں اور پنجابی کویتا سے پریم رکھنے والے لاکھوں لوگوں کے لئے اپنی میٹھی یادیں اور اپنا لافانی کلام چھوڑ گئے ہیں۔ وہی یادیں اور ان کا کلام آج تک ان سے ہمارا ایک گہرا تعلق بنائے ہوئے ہے۔ ہمیں ایسا محسُوس ہوتا ہے اس کا سب سے بڑا ثبوت انکی لافانی تصنیف چانکیہ نیتی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے

مجھے اس امر کا افسوس ہے کہ چانکیہ نیتی اب سے پیشتر اُن حالات کی وجہ سے جو ہمارے بس میں نہ تھے۔ آپ تک نہ پہونچ سکی۔ مگر اب بھگوان کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان حالات کو پار کر کے یہ چانکیہ نیتی جو کہ اب تک بطور امانت میرے پاس رہی۔ آپ کی خدمت میں پیش ہو رہی ہے۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اس کا مُطالعہ نہ صرف آپکی زندگی کو خوشگوار پُر امن

اور کامیاب بنانے میں ایک بہت بڑا مددگار اور سب سے زیادہ وفادار معاون ثابت ہوگا بلکہ چانکیہ نیتی ہر قدم پر اور ہر مشکل میں آپ کی رہنمائی کرتی رہے گی۔

میں خداوند تعالیٰ کا ازحد مشکور ہوں کہ اس کی رحمت نے مجھے اس کار نیک اور مبارک کو تکمیل دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اپنی اس ذمہ داری کو جو کہ مجھے میرے والدِ محترم نے پینتیس ۳۵ برس پہلے سونپی تھی۔ نبھانے کی سعادت بخشی۔

خاکسار

بلدیو کرشن آشر

شری وِشنو گُپت چانکیہ

شائد ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جسے سیاست اور تواریخ سے دلچسپی ہو لیکن وہ وشنو گپت چانکیہ کے نام اور کام سے واقف نہ ہو۔ دنیا مانتی ہے کہ وشنو گپت چانکیہ جیسا قابل سیاست داں، دور اندیش دانش مند، حکمت کار اور عالم انسان آج تک پیدا نہیں ہوا۔ لیکن افسوس اس عظیم ہستی کے خاندان۔ جائے پیدائش۔ اور تاریخ کے بارے میں سوائے قیاس آرائیوں کے کچھ بھی نہیں ملتا۔ یہ ضرور ہے کہ چندر گپت موریا یا اسکے بعد کے عہد میں جو بھی غیر ملکی سیاح ہندوستان میں آئے انہوں نے چانکیہ کی عظیم شخصیت کا ذکر ان کی شان کے شایاں ہی کیا ہے۔ گو اس کا کوئی ٹھوس ثبوت ابھی تک ایسا نہیں ملا کہ چانکیہ کہاں پیدا ہوئے پھر بھی یہ قیاس یقین کی حد تک پہونچ گیا ہے کہ ان کا جنم ایک براہمن گھرانے میں پاٹلی پتر میں (آجکل کا پٹنہ جو کہ مگدھ دیش آج کل بہار) کا دار الخلافہ تھا لگ بھگ ۳۵۸/۵۹ سال قبل مسیح میں ہوا۔ انہوں نے اپنی تعلیم ٹیکسلا میں پائی۔ اور اس کی تکمیل پر ایک اعلیٰ درجہ پایا۔ کہا جاتا ہے کہ تعلیم کے بعد یہ ٹیکسلا میں ہی پڑھانے لگے۔ اور کچھ عرصہ بعد پاٹلی پتر آگئے۔

ان کی قابلیت، خود اعتمادی اور سب سے بڑھ کر مستقل مزاجی

کی صفات اُس وقت ظہور میں آئیں جبکہ مگدھ دیش کے راجہ نند نے اپنے، شاہی بھوج سے جہاں ان کو راجہ نند کے ہی ایک درباری نے مدعو کیا تھا۔ انکی بے عزّتی کر کے نکال دیا تھا۔ چانکیہ نے اپنی بے عزّتی کو برداشت نہ کرتے ہوئے اور اپنی ہمّت اور جُرّات کا ثبوت دیتے ہوئے ہزاروں حاضرین کے سامنے اپنی کھُلی چوٹی کو ہاتھ میں پکڑ کر قسم کھائی کہ جب تک راجہ نند سے اپنی اس بے عزّتی کا بدلہ نہ لے لیں گے اور اس کو نیست و نابُود نہ کر دیں گے اپنی چوٹی کو گانٹھ نہ دیں گے۔ اس بات سے ہی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک معمُولی براہمن جو اکیلا ہی ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں اپنے وقت کے نہایت ہی طاقت ور راجہ کو نیست و نابود کرنے کی چنوتی دیتا ہے کتنی جُرّات اور ہمّت کا مالک ہوگا اور ایک ناممکن کام کو سرانجام دینے کے لئے کتنی خود اعتمادی کا حامل تھا

چانکیہ نے جو کہا اسے پُورا کر دکھایا۔ جو سوچا اسے عملی جامہ پہنایا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ راہ چلتے ہوئے ان کے پاؤں میں ایک خاردار جھاڑی کا کانٹا چبھ گیا تو انھوں نے سوچا اگر یہ جھاڑیاں یوں ہی برقرار رہیں تو راہ گیروں کے پاؤں میں اسی طرح کانٹے چُبھتے رہیں گے بہتر ہوگا کہ ان کو جڑ سے ہی ختم کر دیا جائے۔ اور انھوں نے بے شُمار جھاڑیوں کی جڑوں میں وہی کا مٹھّا ڈالنا شروع کر دیا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب وہ ایسا کر رہے تھے تو اسی وقت چندر گپت سے ان کی ملاقات ہوئی۔ چندر گپت اس وقت راجہ نند کی ناراضگی کی وجہ سے

پاٹلی پُتر سے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہا تھا کہ راستے میں اس نے ایک براہمن کو ان خاردار جھاڑیوں کی جڑوں میں دہی کا مٹھا ڈالتے ہوئے دیکھا تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کھڑے ہو کر چانکیہ جی سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ان جھاڑیوں کے کانٹے لوگوں کے پاؤں میں چُبھ کر تکلیف دیتے ہیں انہیں کاٹنا یا اکھاڑنا آسان نہیں اس لئے میں ان کی جڑوں میں مٹھا ڈال رہا ہوں جس سے ان کی جڑیں جل جائیں گی اور جھاڑیاں سُوکھ جائیں گی۔ چندر گپت انکے علم۔ ذہانت اور ہمت پر دنگ رہ گیا۔ اس نے سوچا کہ یہ شخص اس کو راجہ نند کے ظلم سے بچا سکتا ہے۔ چانکیہ کے پوچھنے پر چندر گپت نے ان کو اپنی رام کہانی سُنائی تو چانکیہ نے کہا کہ مجھے بھی راجہ نند سے بدلہ لینا ہے۔ اس لئے تم کوئی فکر نہ کرو۔ نہ میں صرف راجہ نند کو نیست و نابود ہی کردوں گا بلکہ تمہیں مگدھ دیش کا راجہ بھی بناؤں گا۔ اور دنیا گواہ ہے کہ چانکیہ نے اپنی عقل، ہمت ، دانشمندی، دور اندیشی اور حکمت عملی سے نہ صرف راجہ نند کے خاندان تک کا نام و نشان مٹا دیا بلکہ چندر گپت کو مگدھ دیش کا راجہ بھی بنا دیا۔ انہوں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ تمام ہندوستان کو ایک کر کے ایک راجہ کے زیر حکومت لانے کا ارادہ کیا۔ یہ زمانہ وہ تھا جب سکندر نے ہندوستان پر حملہ کیا تھا۔ چانکیہ نے سکندر کی فتوحات کو مدنظر رکھتے ہوئے چندر گپت کو سکندر کی فوج میں بھرتی ہو کر سکندر کی فوج کے فنون جنگ سیکھنے کیلئے کہا اور اس نے ایسا ہی کیا۔ آہستہ آہستہ چندر گپت نے چھوٹی چھوٹی

ریاستوں کو فتح کرکے اتنی طاقت بنالی کہ مگدھ کو بھی فتح کرلیا۔ چندر گپت کی طاقت اتنی بڑھ چکی تھی کہ جب سکندر کی وفات کے دو سال بعد سیلیوکس نے ہندوستان پر حملہ کیا تو اسے چندر گپت نے نہ صرف شکست فاش ہی دی بلکہ اس کے واپس جانے کی راہ بھی بند کر دی۔ اور اس موقعہ پر چانکیہ نے یہ سوچ کر کہ آئندہ ہندوستان پر بیرونی حملے نہ ہوں ایسی حکمت عملی سے کام لیا کہ سیلیوکس نے اپنی بیٹی کی شادی چندر گپت سے کر دی اور جہیز میں کابل اور قندھار تک علاقہ بھی دے دیا۔

چانکیہ نہ صرف سیاست داں ہی تھے بلکہ اعلیٰ مردم شناس بھی تھے اور یہ انہی کا کمال تھا کہ انھوں نے مُدرا راکشس جو راجہ نند کا نہایت ہی وفادار وزیر اعظم بھی تھا۔ کو چندر گپت کا ساتھی بننے پر آمادہ کر لیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر مدرا راکشس چندر گپت کے ساتھ نہ ملا تو چندر گپت کبھی چین سے راج نہ کر پائے گا۔ اور کہ مُدرا راکشس کا زندہ رہ کر چندر گپت کا ساتھ دینے سے چندر گپت کو راج کرنے میں جو فائدہ ہوگا وہ اس کی موت سے کہیں زیادہ سود مند ہوگا۔

چندر گپت کی وفات کے بعد اسکا لڑکا بندوسار تخت نشین ہوا تب بھی چانکیہ کی ہدایات سے ہی حکومت چلاتے ہوئے اس نے جنوبی ہند کا تمام علاقہ فتح کر لیا۔ بندوسار کے انتقال کے بعد اشوک نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اور اس وقت بھی چانکیہ کی صلاح سے اس نے کالنگا جو کہ آجکل اڑیسہ کہلاتا ہے پر حملہ کیا اور اسے بھی فتح کر لیا۔ اور اشوک

کی سلطنت میں کالنگا کے شامل ہو جانے سے تمام ہندوستان پر ایک ہی راجہ کی حکومت ہو گئی جو اس سے پہلے ممکن نہ ہو سکا۔ اور یہ صرف چانکیہ کی عقل ذہانت، دُور اندیشی اور حکمت عملی کے علاوہ سیاست کے گہرے تجربہ کی بنا پر ہی ہو سکا۔ لیکن کالنگا کی لڑائی میں جو کُشت و خون ہوا اس سے اشوک کے دل پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ اس نے بودھ دھرم اختیار کر لیا۔ اور حکومت کو خیر باد کہہ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اشوک کے بودھ ہو جانے کے بعد چانکیہ نے بھی سنیاس لے لیا اور انہوں نے کب اور کہاں اس جہانِ فانی سے رخصت لی کوئی نہیں جانتا۔ پھر بھی اندازہ کیا جاتا ہے کہ وہ سو سال تک یا اس سے کچھ اوپر تک جئے۔

چانکیہ نے صرف سیاست یا حکومت کے امور ہی میں اپنی ذہانت کا ثبوت نہیں دیا بلکہ عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی بہت کچھ کیا۔ انہوں نے اپنی اعلیٰ تعلیم اور ویدوں اور شاستروں کے گہرے مطالعے اور اپنے دنیاوی تجربات کی بنا پر ایسی کتابیں بھی لکھیں جو آج بھی دنیا میں نہایت ہی توقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔ انہی کتابوں میں سے چانکیہ نیتی بھی ایک ہے جس میں انہوں نے ان تمام ہدایات کو یکجا کر دیا جس سے انسانی زندگی خوشگوار بن سکتی ہے اور ان پر عمل کرنے سے انسان راہِ عمل پر آسانی سے چل کر زندگی میں آنے والی مشکلات کا نہ صرف حل ہی پاتا ہے۔ بلکہ مشکلات کا سامنا کرنے کی ہمت اور طاقت بھی۔

چانکیہ نیتی۔ دنیا اور زندگی کے اسرار کی گہرائیوں کو جاننے اور سمجھنے والے چانکیہ جیسے عظیم انسان کی قابلیت۔ ذہانت، علم اور تجربوں کے نچوڑ کا وہ مجموعہ ہے جس پر نہ صرف ہندوستان کو ہی ناز ہے بلکہ دنیا بھر میں جس کی وقعت اور اہمیت کا نہ صرف اعتراف ہی ہے بلکہ ایک نہایت ہی بلند مقامِ احترام و توقیر حاصل ہے۔ اس چانکیہ نیتی کا دُنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور اس سدا بہار عُروس چانکیہ نیتی کو شری لبھنداس جی وشنو ایڈوکیٹ (مرحوم) نے پنجابی کوئتا کے دلکش اور جاذب نظر لباس سے سجا اور نکھار کر اس کے حُسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

٭٭٭

احقر

بلدیو کرشن آثر

(پنجابی کوِتا وِچ)

چانکیہ نیتی

شری کشن داس جی وِشنو میرے اُن دوستوں میں سے ہیں جن کی ادبی قابلیت مَیں کسی بھی وقت بھول نہیں پاتا۔ وہ نہ صرف بہت اچھے وکیل ہیں اوراس سے زیادہ اچھے انسان بلکہ پنجابی بھاشا کے ایسے کوی بھی ہیں جن پر ہر پنجابی کو ناز ہونا چاہیئے۔ اپنی قابلیت کے کارن اُنہوں نے کوِتیا کو ایک نئے راستے پر چلانا شروع کیا ہے۔ سستے پیار اور محبت کے دائرے سے اُٹھا کر انہوں نے اسے صحیح معنوں میں سچے ساہتیہ کا روپ دیا ہے۔ پنجابی بھاشا میں کتنی مٹھاس ہے۔ دل کے جذبات کو ظاہر کرنے کی کتنی طاقت ہے۔ اور دل میں اُتر جانے والی بات کہنے کی کتنی صلاحیت ہے۔ یہ وہی لوگ سمجھتے ہیں جو اس بھاشا کو پڑھتے اور سُنتے ہیں۔ وشنو جی نے پنجاب کی اس مدھر بھاشا کی سبھی خوبیاں اپنی کوِتیا میں بھر دی ہیں۔ ان کی کوِتیا میں جیسے پنجابی جاگ اُٹھتی ہے۔ للکارتی ہوئی کہتی ہے، ہر بات کو جتنے موثر طریقے سے میں کہتی ہوں۔ اتنے موثر طریقے سے کوئی کہہ کر دکھائے وشنو جی کی کوِتیا سُننے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ پنجابی ایک بھاشا ہے جس میں کہی گئی بات کا ترجمہ اور کسی بھی زبان میں نہیں

ہوسکتا۔ ترجمے میں وہ بات ہی نہیں ہوتی۔ وہ اثر ہی نہیں آتا۔ لیکن وشنو جی نے ترجمے کے میدان میں بھی کمال کیا۔ چانکیہ نیتی بہت پُرانی پُستک ہے۔ سمراٹ چندر گپت کے مہامنتری وشنو گپت چانکیہ نے اپنی مشہور کتاب "کوٹلیہ ارتھ شاستر" کے ساتھ اسے ایک حصّے کے روپ میں لکھا تھا اور اپنے گیان کو سنسکرت کے خوب صورت شبدوں میں پرو دیا تھا۔ اس گیان کو پنجابی بھاشا میں ترجمہ کرنا آسان نہیں تھا۔ لیکن وشنو جی نے اپنی قابلیت سے اس مشکل کام کو بھی ایسی خوبی سے سرانجام دیا کہ اُنکی لکھی ہوئی "چانکیہ نیتی" کئی حالتوں میں خود شری چانکیہ کی لکھی کویتا سے زیادہ خوبصورت اور موثر ہو اٹھی ہے۔ اس کے کارن دو ہیں ایک یہ کہ وشنو جی ہر کام بہت محنت سے کرتے ہیں۔ ایشور نے بہت قابلیت دی ہے۔ دوسرا یہ کہ پنجابی بذات خود ایسی بھاشا ہے جس میں وچاروں کو اور جذبات کو ظاہر کرنا انہیں اور زیادہ وسیع اور موثر بنا دیتا ہے۔ ان کی یہ چانکیہ نیتی "پنجابی کویتا میں ملاپ" کے سنڈے ایڈیشنوں میں چھپتی رہی۔ آج اس کی آخری قسط شائع ہو رہی ہے جس جس بھائی نے اسے پڑھا اس نے اسے پسند کیا۔ وشنو گپت چانکیہ کی وہ گہری باتیں جو عام طور پر لوگوں کو سمجھ نہ آتیں۔ شری کشن داس وشنو کی کویتا میں اُجاگر ہو اٹھی ہیں کتنے ہی بھائیوں نے اس کی تعریف میں خطوط لکھے ہیں۔ کتنے ہی بھائیوں کا مُطالبہ ہے کہ شری وشنو جی کی چانکیہ نیتی کو کتابی روپ میں چھاپا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کافی لوگ اسے کتابی صورت میں دیکھنا چاہیں تو وشنو جی

کو پریرنا کی سکتی ہے کہ اسے کتاب کے روپ میں چھاپنے کی کرپا کریں۔ میرا وشواس ہے کہ یہ کتاب فارسی، دیوناگری اور گورمکھی لپی میں چھپ سکتی ہے اور ہر لپی میں عام لوگوں کے لئے درس رہ بن کر مفید ہو سکتی ہے۔ شری وِشنو جی کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ خوبصورت کویتا "ملاپ" کو قسط وار چھاپنے کو دی۔ اور انھیں بدھائی دیتا ہوں کہ وہ ایسی خوب صورت کویتا لکھنے میں سپھل ہوئے۔

رنبیر

مندرجہ بالا سطور (آنجہانی) رنبیر جی نے چانکیہ نیتی کے ملاپ میں ہفتہ وار چھپنے کے وقت لکھی تھیں اور یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ چانکیہ نیتی کو فارسی، دیوناگری اور گورمکھی لپی میں کتابی صورت دی جائے۔ افسوس کہ آج نہ تو وشنو جی ہمارے درمیان رہے نہ ہی رنبیر جی لیکن اس بات کی خوشی ضرور ہے ان دونوں مہان ہستیوں کی خواہش پایہ تکمیل تک چانکیہ نیتی کی کتابی صورت میں پہنچ گئی ہے۔

بلدیو کرشن آتش

پہلا ادھیائے

۱

تن لوک دے پالن والے سرب یاپی شکتی مان
سیس نوا کے کراں بندھنا مہاراج وشنو بھگوان
جو کجھ کہیا شاستراں وچ راج نیت دا گجھ گیان
ڈھونڈ بھال کے حاصل کیتا سار اوسدا کراں بیان

۲

ودھی نال جو پڑھ کے میرا ایہہ اعلےٰ انمول کلام
جان لین بریاں کرماں نوں سمجھ لین شبھ کرم تمام
آکھن دھرم کرتتھ جنہاں نوں نہ کرنے تے کرنے یوگ
دنیا دے وچ سمجھے جاون اوہ سبھناں چوں اتم لوگ

۳

راج نیت ایہہ لوکاں دی بھلیائی خاطر لکھناں ہیں
دنیا دے وچ اونہاں دی وڈیائی خاطر لکھناں ہیں
جس دے جانن نال آدمی عقلمند بن جاندا اے
پا کے پورن گیان اوس دا پورن پرش کہاندا اے

بیوقوف اڑبنگ شش نوں جیہڑا پُرش پڑھاندا اے
جو بدکار زنانی دے پالن دا بوجھ اُٹھاندا اے
جو دُکھیاں دے نال ورتناں پاندا میل و دھاندا اے
بھاویں کِڈا پنڈت ہووے نِشچے کشٹ اُٹھاندا اے

۵

جس دا نوکر اگوں بولے جس دا ہووے کپٹی یار
جس دے گھر وِچ وا مِس سپ دا جدی ہے تیویں بدکار
شک نہیں اس دے وِچ کوئی موت وپ ایہہ چارے نے
اوس ابھاگے پُرش لئی ایہہ چارے نرک دوارے نے

٦

دُکھاں توں چھٹکارا پاون خاطر دھن دی لوڑ رہے
تھوڑا بہت ضرور بچائیے اوکڑ وِچ نہ تھوڑ رہے
دھن دولت دے نال رکھیا کرنی چاہیئے ناری دی
دھن تے ناری نال رکھیا کریئے جان پیاری دی

٧

دھن دولت دی کرنی چاہیئے خوب حفاظت بندے نوں
اون کم مصیبت ویلے بخشن طاقت بندے نوں
پر جد ور امیراں دی قسمت وی پلٹا کھاندی اے
اُجڑ جاوے دھری دھرائی لنس لچھمی جاندی اے

۸

جیہڑی نگری وِچ پُرش دا ہُندا آدر مان نہیں
جتھے گھاٹا روزگار دا ہو سکدی گذران نہیں
نہیں لابھ وِدّیا دا جتھے بندھو رشتہ دار نہیں
اوس جگہ تے رہنا ہرگز بندے نوں درکار نہیں

۹

جتھے دھنی[1] پُرش نہ کوئی پنڈت[2] وِدّیا وان نہیں
جیہڑی جگہ نہ راجہ[3] کوئی لاگے ندی[4] روان نہیں
اتے پنجواں ویدھ[5] نہ جتھے اوتھے رہنا چاہیئے نہ
اک روز دے لئی وی اوتھے ہرگز قدم ٹکائیے نہ

۱۰

اک دوئے دا ڈر نہ جتھے شرم نہیں چترائی نہیں
لوکاں وِچ تیاگ نہ جتھے کمّاں وِچ کمائی نہیں
اوس جگہ دے رہن والیاں نال ورتناں پائیے نہ
اتھوا ایسی جگہ پُرش نوں ہرگز رہنا چاہیئے نہ

۱۱

گھروں باہر بھیجن تے نوکر وخت پئے تے رشتہ دار
تیویں ات غریبی ویلے سخت مصیبت ویلے یار
سماں اون تے وارو واری چاہے پرکھے جاندے نے
پورا اترے وِرلا کوئی اکثر رنگ وٹاندے نے

۱۲

دُکھ روگ تے کال سمے وِچ جیہڑا ہتھ وٹاندا ئے
سنکٹ آوے ویری ولوں جیہڑا ساتھ نبھاہندا ئے
جیہڑا نال کچہری تے شمشاناں توڑی جاندا ئے
اوہ ہے اصلی یار پیارا اوہ بندھوا کھواندا ئے

۱۳

پھاتھڑیاں نُوں چھڈ کے جیہڑا مورکھ لگے وگ گیا
اُڈن وِچ اکاش جیہڑیاں اوہناں پِچھے لگ گیا
چھڈ گیا اوہ آپ جنہاں نُوں اونہاں دا اہو ناس گیا
اوہ تاں نشٹ ہن ہی پہلوں کر جنہاں دی آس گیا
حاصل ہویاں ہویاں چیزاں ہتھوں چھڈ گوائیے نہ
ہون پہنچ توں دُور جیہڑیاں اونہاں پِچھے جائیے نہ

۱۴

نیچ گھرانے دی کنیا سوہنی وی ورنی چاہیے نہ
عقلمند نُوں ایس قسم دی غلطی کرنی چاہیے نہ
کُلونتی بدشکل کنیا اُس توں کِدھرے چنگی اے
ورے اوس نُوں سیرت اوہدی شکلوں کِدھرے چنگی اے
آپ برابر دی کُل دے وِچ شادی چنگی رہندی اے
نیویں اُچی جوڑی ساری عُمر مصیبت سہندی اے

۱۵

شستر دھاری پرشاں دا تے سنگاں والے ڈھوراں دا
نہیں بھروسہ نہواں والیاں پشواہں گوشت خوراں دا
نہیں بھروسہ راج ونش دے کسے پرش ادھیکاری دا
نہیں بھروسہ کسے ندی دا نہیں بھروسہ ناری دا

۱۶

وش دے وچوں ملے جے امرت لے لیئے وڈیائی اے
ملے گندگی وچوں سونا چک لیئے دانائی اے
اچ ودیا نیچ پرش دے کولوں حاصل کر لیئے
دشٹ گھرانے چوں جے ناری رتن ملے تاں ور لیئے

۱۷

آکھن ناری پرش دے کولوں دونا بھوجن کھاندی اے
چار گنا ہے شرم اوسدی جسدے نال سوہاندی اے
ہمت ہے چھ گنا اوس وچ کھیڈ جان تے جاندی اے
کام چینشٹا اٹھ گنا اس دے دل نوں بھرماندی اے

پہلا ادھیائے سماپت ہویا

دُوسرا ادھیائے

۱

جھل وَل کرنا، جھوٹ بولنا ایہہ تیویں دی وادی اے
کم عقلی دی گلیں باتیں کردی پھرے مُنادی ایہہ
لالچ حد حسابوں بہتا۔ رحم پُرش تے کھاوے نہ
شُدھ رہن دی سار نہ جانے دِل دا بھرم گواوے نہ
بناں سوچیاں کسے کم نوں جھٹ کرن لگ جاندی اے
پہلوں نہیں انجام سوچدی۔ مگروں پچھوتاندی اے

۲

جِس دے گھر وِچ کھان پین دے سارے ہین موجود سامان
ہضم کرن دی طاقت جس وِچ واہ وا سوہنی سوکھی جان
کام دی شکتی جس دے اندر۔ سُندر ناری گھر دی شان
دھن دولت دی کمی نہ جِسنوں نیہا شکت ہے کردا دان
ایہہ سب چیزاں جدھے پاس نے اوہ بندہ وڈ بھاگی اے
پچھلے شُبھ کرماں دے کارن قسمت اوہدی جاگی اے

۳

جِس دے بیٹے آگیا کاری۔ مَن مرضی دی جِسدی نار
جِسنوں ہے سنتوش اوس وِچ جو کجھ ہے دِتا کرتار
ایسے جگہ سورگ اوس دا۔ شک نہ اہدے وِچ ذرا
اوس جِنے نوں مُڑ نہیں رہندی کِسے چیز دی کِچھ ذرا

۴

پُتر سو جو بھگت پِتا دا۔ آگیا کاری برخوردار
پِتا کرے جو پالن پوشن۔ کوشش نال بھلی پرکار
کرسکے وشواش جِدھے تے اوہ ہے دل دا محرم یار
جِس کولوں سُکھ حاصل ہووے اوہ بھرتے دی اصلی نار

۵

پِٹھ مگر جو کم وگاڑے۔ مُنہ تے بولے مِٹھے بول
چھڈ دیئو اُس مِتر تائیں۔ بہن دیئو نہ اُسنوں کول
جویں زہر دا بھریا بھانڈا۔ جِسدے مُنہ تے دودھ ذرا
فوراً چھڈ دین اُس تائیں۔ رکھن جیہڑے بُدھ ذرا

۶

یاد رکھنا بُرے یار تے کدی بھروسہ کرنا نہ
ڈوبو پانی وِچ کدُ کے۔ کھا کھا غوطے مرنا نہ
بھاویں یار بھلا وی ہووے دِل دا بھید بتانا نہ
دُوجے ہتھ پھڑا کے داڑھی مُڑ مگروں پچھتانا نہ
ہو سکدا ئے بھلا یار وی کِدھرے غُصّہ کھا جاوے
بھید ظاہر کر دیوے سارا۔ اُلٹی کلا بھوا جاوے

۷

کم سوچ کے من دے اندر۔ اُس دا نہ پرچار کرو
گور منتر دے وانگ اوس دا دِل دے وِچ وچار کرو
چوری چوری کرو مکمل دُھنکھ اوس دی کڈھو نہ
جدوں تیک نہ چڑھے نیپرے اُسدا پِچھا چھڈو نہ

۸

دُکھ ہمیشہ پیدا ہووے بے سمجھی نادانی توں
اُستوں دُکھ ودھیرے اُٹھے اَلھڑ مست جوانی توں
پر دنیا دے وِچ دُکھ جو سب کولوں دُکھدائی اے
اوہ ہے کِسے دے گھر وِچ رہنا دِنے رات رسوائی اے

۹

ہر پربت تے ہون نہ ہیرے ہوون نہ سادھو ہر تھاں
ہر ہاتھی چوں مِلے نہ موتی ہرن بن وِچ چندن ناں
اتھوا چنگی چیز جگت وِچ خاص خاص تھاں مِلدی اے
ہمّت نال نصیب سلے جد۔ بندے نوں تاں مِلدی اے

۱۰

سُگھڑ ماپیاں نوں ایہہ چاہیئے، علم پڑھاون مُنڈیاں نوں
طرح طرح دے چنگے چنگے کم سِکھاون منڈیاں نوں
چال چلن دے چنگے منڈے جو نیتی پڑھ جاندے نے
خاندان وِچ پوجت ہو کے نام جگت وِچ پاندے نے

۱۱

وَیرن اماں دشمن باپو جنہاں پُت پڑھایا نہیں
علم خزانہ دے کے اُسنوں مالا مال بنایا نہیں
علم والیاں پرشاں دے اوہ ٹولے وِچ سوہاوے نہ
ہنساں دے وِچکار جسطرح بگلا شوبھا پاوے نہ

۱۲

پُتر تے چیلے نوں بہتا لاڈ لڈانہ چاہیئے نہ
ہر دم للّو پپّو کر کے سِر تے چڑھانا چاہیئے نہ
لاڈ کرن دے نال سینکڑے گھُن پیدا ہو جاندے نے
تاڑن تبُن نال انیکاں گُن پیدا ہو جاندے نے
جدوں اُچائی کرن تاڑنا چاہیئے خوب شریراں نوں
ورنہ ساری عُمر بیٹھ کے رووں گے تقدیراں نوں

۱۳

اک ۔ ادّھا یا اُستوں ادّھا یا دُکرو ہر روز شلوک
نال آسانی دے جتنا دی چڑھ جاوے جیبھا دی نوک
علم پڑھن تے دان کرن وچ سماں بتاوو بھلّو نہ
جو دن گزر رہیا ہے اُسنوں سپھل بناوو بھلّو نہ

۱۴

نار و چھوڑا ۔ سِر تے قرضہ جو دِتّا نہ جاندا ئے
دُشٹ بے قدر ار آجہ جو سیوا دا اُمل نہ پاندا ئے
مُورکھ پُرشاں دی سنگت دیو وچ رہے انسان جدوں
وچ بھراواں دے ہو جاوے بندے دا اپمان جدوں
چھیویں گھر دے وچ غریبی سیانے کہندے نے
ایہہ ہر ویلے بِناں اگ توں دیہہ جلاندے رہندے نے

رُکھ ندی دے کنڈھے اُتلا جڑوں بُٹیا جاندا ئے
بناں وزیروں راجہ۔ تخنوتوں ہیٹھ سُٹیا جاندا ئے ۱۵
تیتویں گھر دُوجے دے جیہڑی ہتے پھیرے پاندی اے
اِس دے وِچ شُبہ نہ کوئی جلد نشٹ ہو جاندی اے

۱۶

علم۔ برہمن دی ہے شکتی جسنوں پیندا چور نہیں
حکمران چھتری دی طاقت بن سینا توں ہور نہیں
ویش مہاجن دی سب شکتی۔ مایا دولت اُسدی اے
تے شُودر دی طاقت ساری سیوا خدمت اُسدی اے

۱۷

پُرش جدوں نِردھن ہو جاوے۔ چھڈ ویسوا جاندی اے
ہر جاوے راجہ جِس ویلے پرجا مُکھ بھواندی اے
چھڈّن اوس رُکھ نوُں پنچھی۔ مُک جد ھے پھل جاندے نے
اَن کھان مگروں ابھیاگت گھر وِچوں ٹل جاندے نے

۱۸

دان دکھنا لَین برہمن۔ چھڈ جان ججماناں نوں
علم سِکھ کے چھڈ جاوندے چیلے گوُر استھاناں نوں
جویں ہرن سڑدے جنگل نوں چھڈ ہرن ہو جاندے نے
ہور کتے جا کرن ٹکانا جتھے سنگ سماندے نے

۱۹

بدچلن تے بُرے آدمی نال یارانہ پاوے جو
بُری جگہ تے وسّن والے نال پیار ودھاوے جو
بُری نظر والے نوں جیہڑا اپنے کول بٹھاندا ئے
اوس پُرش دا تھوڑے عرصے وِچ ناش ہو جاندا ئے

۲۰

آپ برابر دے بندے دے نال پیار سوہاندا ئے
وِنج۔ وپاری پُرش نال ہی کرنا شوبھا پاندا ئے
راج سبھا دے وِچ نوکری نر دی شوبھا ہُندی اے
پرم پیاری سُندر ناری گھر دی شوبھا ہندی اے

دوسرا ادھیائے سماپت
ہویا

تیسرا ادھیائے

۱

دوش نہیں جسدے وِچ کوئی خاندان اوہ کیہڑا ائے؟
کوئی روگ نہ لگا جسنوں بھاگوان اوہ کیہڑا ائے؟
دُنیا دیوچ کون ہے جیہڑا کدی وی ہویا دُکھی نہیں؟
جو بندہ وی پیدا ہویا سدا رہیا او سُکھی نہیں

۲

چال چلن بندے دا اوہدے خاندان نوں دسدا ائے
طاقت والا سوہنا جُسّا اوس دے کھان پان نوں دسدا ائے
اصل وطن دا گلیں باتیں بولی پتہ بتاندی اے
خاطر داری اگےّ ودھ کے اُلفت نوں جتلاندی اے

۳

اُتم کُل دے وِچ اپنی بیٹی دا سمبندھ کرے
علم پڑھاون دا بیٹے دے لئی ٹھیک پربندھ کرے
دُشمن اُتے رحم نہ کھاوے دُکھ پہنچاوے جویں بنے
مِتر تا ئیں شبھ کرماں دے ول لگاوے جویں بنے

۴

سپ تے دُرجن دونوئیں بھیڑے کردیندے نے کنگھا ایہہ
اپیرا ایہناں دوہاں وِچوں سپ پھیر وی چنگا ئے
کال اون تے کرے خاتمہ ڈنگ۔ مار کے اکو وار
دُرجن ہر دم رہے ڈنگدا قدم قدم تے بار م بار

۵

راجے اپنے نال پُرش کُلونتے چُن کے رکھدے نے
خاندان دی اگلی پچھلی شوبھا سُن کے رکھدے نے
ایس لئی کہ اوہ مالک دا پورا ساتھ نبوہندے نے
چنگی مندی ہر حالت وِچ کم ہمیشہ اوندے نے

۶

آکھن پرلو ویلے ساگر توڑ دین مریا دا نُوں!
رکھن دِل وِچ بھید اچھیا۔ مارن ہتھ زیادہ نُوں۔
پر پرلو دے آون تے وی سادھو جن گھبراندے نہیں
اوہ مریادا دے رستے توں ایدھر اودھر جاندے نہیں

۷

مُورکھ کولوں بچ کے رہیئے پاس بٹھانا چنگا نہیں
ایس پشو دو ٹنگے تائیں سرے چڑھانا چنگا نہیں
اسدے تکھے بچن پُرش نُوں اِنج ہمیشہ چُبھدے نے
جویں انھیاں دے پیراں وچ تریاں کنڈے کھبدے نے

کُل اچیّ تے صُورت سوہنی چال ڈھال مستانی ایں
لَت دُنیاں پانی نکلے چڑھدی مست جوانی ایں
ایپر ایہو جیہا پُرش وی علموں بناں سوہاوے نہ
جویں مہک بِن پھُل ڈھاک دا کدھرے شوبھا پاوے نہ ۸

۹

کال کلوٹی کوئل دی آواز رسیلی شوبھا ہے
پتی ورت داپالن کرنا ایہہ تیویں دی شوبھا ہے
بُری شکل والے دی شوبھا اُچ وِدّیا اودھدی اہے
پرم ہنس سادھُو دی شوبھا سہن شیلتا اودھدی اے

۱۰

خاندان دے بھلے واسطے اک جنا کراڈ د بیئو
پرنگری دے بھلے واسطے خاندان نُوں چھڈ دیئو
بھلا دیش دا ہُندا ہووے۔ نگری کر قربان دیئو
اپنے آتم دے بھلے واسطے سارا چھڈ جہان دیئو

۱۱

اُدّم نال غریبی والا دُور کشٹ ہو جاندا ئے
بھجن کرن والے دا سارا پاپ نشٹ ہو جاندا ئے
چُپ رہن والے بندے دی ہُندی کدی لڑائی نہیں
رہوے جاگدا جیہڑا۔ اُس تے کردا خوف چڑھائی نہیں

۱۲

بہتی سوہنی ہون دے کارن سیتا دیکھو چھلی گئی
راون وچ گھمنڈ بڑا سی جان اوس دی چلی گئی
بلی بڑا دانی راجہ سی بچن ہار کے بُجھ گیا
جیہڑا کیہڑا حد ٹپیا لک اوس دا بھج گیا
ایس واسطے کسے دی اَت چاؤنی چنگی نہیں
جان بجھ کے مُورکھ بن کے زہر کھاؤنی چنگی نہیں

۱۳

طاقت ور انسان واسطے بوجھل کوئی سامان نہیں
اُدّم والے پُرش واسطے دُور کوئی استھان نہیں
اوس لئی پردیس نہ کِدھرے اُچیہ وِدّیا کول جدھے
نہیں اوس دا ویری کوئی ہوون مٹھے بول جِدھے

۱۴

مہک والیاں پھُلاں والا اک رُکھ مہکاندا اے
اُسدی سُندر مہک نال جنگل سارا بھر جاندا اے
جدوں کِسے دا اک سُپتر اُچا رتبہ پاندا اے
اپنے سارے خاندان نُوں جگت وِچ چمکاندا اے

سُکّا ہویا اک رُکھ وی اگ نال جد سڑ دا ئے
سڑ جاندا ئے جنگل سارا۔ اگ اوس توں پھڑ دا ئے
اک کپُتر جدوں کِسے دے گھر پیدا ہو جاندا ئے
عزّت سارے خاندان دی مِٹی وِچ ملاندا ئے ۱۵

۱۶

اِک سپُتر پڑھیا لکھیا ہووے سکل گُناں دی کھان
عادت چنگی، نیّت چنگی۔ دِل دا چنگا سادھ سمان
دیکھ دیکھ کے صُورت اوہدی کُل ساری سُکھ پاندی اے
چندرماں نُوں جویں دیکھکے خُوشیاں رات مناندی اے

۱۷

بہت پُتراں نُوں کی کرنا؟ جنہاں جیوں اُٹھ بجے سنتاپ
شکل دیکھیاں مات پِتا نُوں چڑھے شوک دا کا بنو تاپ
مات پِتا دا پُت پیارا اِک اکلّا کافی اے
جیہڑا کُل نُوں دیوے سہارا۔ اِک اکلّا کافی اے

۱۸

پنج سال دی عُمر اتیکن پُتر نال پیار کرو
پنج برس توں برس پندراں توڑی جُدا وِہار کرو
تاڑو تے دھمکاؤ وا وہنوں کرے شرارت جدوں جدوں
چڑھے جدوں توں سال سولھواں سمجھو یار سمان تدوں

اُتھے جدوں فساد بکسے تھاں ویری حملہ کرے جدوں
بھارا کال پوے جد کدھرے خلقت بھُکھی مرے جدوں
جیہڑی تھاں بُریاں داٹولہ دِن دِن ودھدا جاندا ئے
اوس جگہ توں نسّن والا بندہ جان بچاندا ئے ۱۹

۲۰

دھرم - ارتھ - ملیا نہ جنوں کام تے مُکتی ملی نہیں
ایہناں چاراں وِچوں جسنوں کسے دی بُکتی ملی نہیں
اُس دے مُڑ مُڑ جنم لین دا پھل کیول ہے مرجانا
مرن لگیاں اُس دُنیا نوں چھکے اُتے دھرجانا

۲۱

مُورکھ پُوجے جان نہ جتھے چلّے مُورکھ متی نہیں
جتھے آپو وچ زنانی مرد کھُڑ بدے رتی نہیں
جیہڑی جگہ ہمیشہ کافی اَن اکٹھا رہندا ئے
اوس جگہ تے دھن دیوی دا آسن لگا رہندا ئے

تیسرا ادھیائے سماپت
ہویا

چوتھا ادھیائے

عمر، علم، دھن، کرم تے مرنا ایہہ دا نے فرماندے نے
جمن کولوں پہلوں پنجے۔ لکھے گربھ وِچ جاندے نے ۱

۲

بھلیاں پُرشاں کولوں لوکی۔ اکثر مُکھ بھواندے نے
پُتر۔ متر۔ بھائی بندھو۔ ہولا تنہاں سب جاندے نے
ایپر جیہڑے بھاگاں والے۔ نال تنہاں دے رہندے نے
پُنّاں دے پھل نال اپنی کُل اُجّل کر لیندے نے

۳

مچھلی۔ اکھاں نال دیکھ کے کچھوی کر کے دِلوں دھیان،
پنچھی۔ نال بدن دے چھوہ کے جویں سدا پالن سنتان
تویں ہمیشہ بھلے پُرش دا سنگ رکھیا کردا اے
لوہا بیڑی نال لگ کے ست سمندر تردا اے

۴

جدوں تیک ہے دیہی نروئی۔ جدوں نیک ہے، مرنا دُور
اپنی بھلیائی دی خاطر۔ شُبھ کرماں نوں کرو ضرور
نکل گئی جد پھوک سریروں۔ پھیر نہیں کجھ ہو سکنا
تدوں لکھے نے ایس جنم دے چکر نوں نہیں دھو سکنا

۵

ہین انیکاں گُن وِدّیا دے۔ سب ورنن نہ کیتے جان
کال سمے وی ایہہ پھل دیوے۔ کام دھین گُنواں سمان
جے جائیے پردیس۔ پالنا ماتا وانگوں کردی اے
ایہہ ودّیا ہے گُپت خزانہ۔ دُکھ دِرد رہردی اے

۶

مُورکھ پُتر ہون سینکڑے، ہے اوہناں دا فیدہ کی؟
اکّو گُنی سُپتر چنگا اوہناں کولوں درجے ویہہ
چڑھکے چند آکاسے کلاّ۔ دُور ہنیرا کردا اے
لاون ٹِل ہزاراں تارے۔ ایہہ کارج نہ سردا اے

۷

بُہتی عمرا والے مُورکھ پُترلُوں کی کرنائیں؟
باہلا چنگا اُس مُورکھ دا جنم لیندیاں مرنائیں،
جمن ویلے مرنا اوہدا۔ تھوڑا دُکھ پہنچاندا ئے
مُورکھ پُتر ہوے جیوندا۔ ساری عُمر جلاندا ئے

۸

بُرے پنڈ دیوِچ وسنا۔ سیوا نیچ گھرانے دی
گھر دے وِچ نار جھگڑالو۔ قِسم نکمی کھانے دی
مُورکھ پُتر۔ ودھوا بیٹی۔ بپتش جدے پے جاندے نے
بناں اگ توں ہر ویلے ایہہ چھیئے دیہہ جلاندے نے

۹

گئو دُودھ نہ دیوے جیھڑی تے ھندی وی ہری نہیں
مالک نوں اُس پھنڈر کولوں لابھ ہوندا ذری نہیں
ایداں اصلوں کسے کم دا۔ اوہ بیٹا نادان نہیں
بھگتی بھاو جدھے وچ ناہین تے جیھڑا وِدوان نہیں

۱۰

جو دُنیا دے دُکھاں والی اگ نال سڑ جاندے نے
تنّاں جنیاں دی سنگت دیوچ شانتی پاندے نے
پُتر تے تیویں زخماں تے لاون مرہم پیاراں دی
سادھو جن برساون برکھا نرمل شُدھ وچاراں دی

۱۱

گھڑی مُڑی نہ بولن راجے۔ اک دفعہ فرمان کرن
علماں والے۔ اِک گل نوں۔ اکو وار بیان کرن
مات پِتا۔ بیٹی دا۔ اِکو واری کنیا دان کرن
نِتے گلاں۔ دُوجی وار نہ۔ سمجھدار انسان کرن

۱۲

بھجن ہمیشہ کرے اکلّا۔ ہو سکدا نہیں جو رَل کے
کلاّ کامیاب نہ ہووے۔ پڑھن وِدّیا دو رَل کے
تِن جنے رَل گاون بولن۔ سفر کرن تے مِل کے چار
سر تے چکن پنج آدمی رَل مِل کے کھیتی دا بھار
جنگ کرن جے جانا ہووے رکھو دل دے وِچ دھیان
جِنے وی مِل سکدے ہوون اونے کھڑیئے نال جوان

۱۳

ناری سو جو رہوے پوِتر۔ گھر دے کمّ وِچ پروین
ناری سو جو پتی پوجارن۔ پتی بِناں جل باجھوں مِین
ناری سو جو گھر والے نوں لگدی بڑی پیاری اے
ناری سو جو جھوٹ نہ بولے۔ وِنہہ وسوے پسیحاری اے

۱۴

سُنجاں گھر پُتر دے باجھوں۔ جتھے دِنے ہنیرا اے
باجھ بھراواں دے ہر ویلے سُنجاں چار چوفیرا اے
سُنجاں دل مُورکھ بندے دا۔ جِس دے وِچ پیار نہیں
سب توں ودھ غریبی سُنجی۔ جتھے رُت بہار نہیں

۱۵

بِن ورتن توں عِلم پُرش دے لئی زہر بن جاندا ئے
زہر بنے اپچیا بھوجن ۔ تن دا خون سکاندا ئے
بھری سبھا دے وِچ بیٹھنا ۔ لگے زہر غریباں نوں
زہر، نار مٹیار بِردھ نوں ۔ روندار ہوئے نصیباں نوں

۱۶

دھرم جِدے وِچ دیا نہ ہووے ۔ چھڈ دیؤ اوہ دھرم نہیں
چھڈ دیؤ جھگڑالو تیویں جِسدے اندر شرم نہیں
گورو وڈیا ہین ہے جیکر ۔ ہے بھلیائی چھڈ دیؤ
جِسدے وِچ پیار نہ ہووے ۔ بندھو بھائی چھڈ دیؤ

۱۷

پندھ نِت دا پوے پُرش نوں ۔ گھوڑا بدھا ہے دے ہمیش
ناری جِس نوں پرش سماگم نہ ہوون دار ہوے کلیش
لیٹرے جیہڑے روز دھاڑی دُھپ کڑکدی کھاندے نے
بھر جوبن دے وِچ وچارے ۔ ایہہ بُڈھے ہو جاندے نے

۱۸

کِس ویلے کی کرنا چاہیئے ؟ کون جنا ہے میرا یار ؟
کِنّا خرچ ؟ آمدن کِنّی ؟ وادھا گھاٹا کویں شمار ؟
میں کِس دا ہاں ؟ میرا کیہڑا ؟ میری طاقت کِنّی ایں ؟
کون دیش ہے تے رہن والیاں وِچ صداقت کِنّی ایں ؟
چاہیئے سب گلّاں تے بندہ مُڑ مُڑ سوچ وچار کرے
دیکھ بھال کے ٹھوک وجا کے ۔ دُنیا نال وِہار کرے

۱۹

ویش ۔ چھتری اتے برہمن ۔ تِنّے دوج کہاندے لئے
تِناں دا ہے اگن دیوتا ۔ ءِ تِنّے ہوّن کرا ندے لئے
سنت جنہاں دا اِشٹ دیوتا ۔ ہردے دیو وِچ رہندا اے
کم عقلاں دا اشٹ دیوتا ۔ مورت بن کے بہندا اے
سم درشی دا اشٹ دیوتا ۔ سب تھاواں تے وسدا اے
کِنکا کِنکا اوہدی سروو پاپکتا نوں دسدا اے

پچھوتھا ادھیائے سماپت ہویا

پنجواں ادھیائے

۱

گورونار داپتی اوس دا۔ لانبھوں گورو بناوے نہ
ہے ابھیاگت گورو جگت دا۔ خالی گھروں لوٹاوے نہ
اگن گورو ہے وَیش۔ چھتری اتے برہمن تِنّاں دا
گن دے ہین برہمن تائیں گورو ساریاں ورناں دا

۲

جویں سیونا پرکھن ویلے۔ کس وٹی تے لاندے نے
پھیر کٹ کے۔ اتے تپا کے۔ سٹ مار ازماندے نے
تیویں پرکھ بندے دی ہووے۔ اسدے گُناں آچاراں توں
دان دین توں۔ دیا کرن توں۔ انہاں گلاں چاراں توں

۳

جدوں تیک خطرہ نہیں آؤندا۔ خطرے کولوں ڈردے رے
پر خطرہ جد سر تے آوے۔ خطرہ نہ انسان کرے
کُکیاں چھُپیاں کجھ نہیں بننا۔ ایہہ سوچ گھبراوے نہ
مرداں وانگوں کرے سامنا۔ خوف کسے دا کھاوے نہ

اک گھر بھ چوں۔ اِکّو ویلے۔ بالک جو اُتپن ہو ون
او نہاں دے نہ اِکّو ور گے۔ چال چلن۔ ورتن ہو ون
جویں بیر تے کنڈے دی۔ ہُندی اے خصلت جُدا جُدا
گول مول تے تِکھی چُکھی۔ دیکھو! صُورت جُدا جُدا ۴

۵

جِس دے وِچ غرض نہ کوئی۔ رُتبہ پاناچاہوے نہ
دِنشے وِچ نہ رغبت جسدی۔ جسم سجانا چاہوے نہ
ہنیں مِٹھیّاں گلاں کردا جو بندہ ہوشیار نہیں
گُل صاف جُمنہ تے آکھے۔ اوہ ہُندا مکّار نہیں

۶

بیوقوف ۔ پڑھیاں لِکھیاں نوُں۔ تے نردھن دھنوانان نُوں
بے پتیاں۔ بدکار ناریاں۔ پتی برتا گنوُانان نوُں
دیکھ دیکھ کے سڑن دِلاں وِچ۔ کرن چُغلیاں جی بھر کے
وِدھوا دے دِل چوں نہیں جاندی۔ خار سُہاگن دی مر کے

۷

جیہڑا آلس کرے۔ اوسدا علم نشٹ ہو جاندا اے
دھن دوجے دے ہتھ گیا جو۔ پھیر نہ پھیرا پاندا اے
گھٹ بیج جِس دے وِچ ہووے۔ نہیں پھبدی کھیتی اوہ
سینا پتی بناں جو سینا نشٹ ہو وندی کھیتی اوہ

کریئے جے ابھیاس وِدیّا۔ پھل چھیتی آ دیندی اے
نیک نیتی۔ خانداں نوں۔ چار چند لا دیندی اے
نیک آدمی۔ نیک خصلتاں توں پہچانیا جاندائے
دل دا غصہ۔ اکھاں اُتوں۔ ترت جانیا جاندائے ۸

۹

دھن دولت دے نال رکھیا دھرم دی کیتی جاندی اے
وِدیّا دی رکھیا دی شکتی۔ یوگ چوں لیتی جاندی اے
حکمران دی مٹھیّ بولی۔ اُس دی رکھیا کردی اے
سُگھڑ سیانی نیک زنانی کردی رکھیا گھر دی اے

۱۰

ویداں دے پنڈت نوں جیہڑا پُرش بیہودہ کہندائے
شاستراں دے برخلاف جو بحثاں دے وِچ پیندائے
صبر شانتی والے دا جو۔ اُلٹ پُلٹ ناں دھردائے
اونہاں دا کجھ نہیں بگڑدا۔ آپ مصیبت بھردائے

۱۱

دان۔ غریبی دُور کرے۔ تے نیکی۔ بھیڑی حالت نوں
عقل اپنے گھر چوں کڈھے۔ دھولوں پکڑ جہالت نوں
بھگتی سارے خوف تے خطرے۔ دور دِلاں دے کردی اے
انہاں چاراں صفتاں باجھوں۔ بندے دی نہ سردی اے

کام نالدا روگ نہ کوئی ۔ گھُن وانگوں کھا جاوے ایہہ
موہ ورگا وَیری نہ دُوجا ۔ دِنے رات تڑفا وے ایہہ
غصّے ورگی پھُوکن والی ۔ اگ نہ وِچ جہاں کِتنے
سُکھ دُنیا دے تخنے اُتے ۔ نہیں گیان سمان کِتے ۱۲

۱۳

نسچے جمّے پُرش اکلّا ۔ اتے اکلّا مر دا ئے
سُکھ دُکھ آپ اکلّا بھوگے ۔ کرم جویں اوہ کر دا ئے
جاوے نرکاں وِچ اکلّا ۔ موکھش اکلّا پا ندا ئے
انہاں کماں دے وِچ دُوجا نہ کوئی ہتھ وٹوندا ئے

۱۴

جنّت جاپے تِیلے ورگی ۔ پُورن برھم گیانی نُوں
اصلوں تِیلے ورگی سمجھے ۔ شور بیر زندگانی نُوں
پُرش اندری جیت واسطے ۔ ناری تِیلے ورگی اے
بے غرضاں دے اگے دُنیا ۔ ساری تِیلے ورگی اے

۱۵

غیر ملک دے وِچ پُرش دی ۔ میت وِدّیا ہُندی اے
گھر اپنے دے وِچ اوسدی مِتر تریا ہُندی اے
دُکھ روگ دے وِچ اوسدی ہُندی میت دوائی اے
مر جاون تے مگروں اُسدی مِتر نیک کمائی اے

وِچ سُمندر بر کھا ہووے ۔ اوہنے فیض پہنچانا کی؟
ڈُھڈ جدھا ہے بھریا ہویا ۔ اوہنوں ہور کھوانا کی؟
دیکے دان دَھنڈ پُرش نوں ۔ ایویں مال گوانا کی؟
دِیوا دِن دے وقت جگاکے ۔ بِرتھا تیل وِنجانا کی؟ ۱۶

۱۷

پانی جو بدّل چوں برسے ۔ اوہدے جیہا نہ پانی ہور
ہر ویلے امداد کرے جو باہیں زور جیہا نہ زور
نعمت کِدھرے انّ نالدی نظر نہ آوے وِچ جہان
اکھاں و رگا تیج نہ کِدھرے جس باجھوں دُنیا سنسان

۱۸

ہر دھن ۔ دھن دولت نوں ۔ وچن لیشپوتر سلے بولن نوں
دُنیادار سورگ منگدے ۔ عیش دے موتی رولن نوں
وسّن وِچ سورگاں جیہڑے ۔ اوہ چاہوندے نے مُکتی نوں
کُھرک خواہش دی میٹے جیہڑی کسے نہ پایا یُکتی نوں

۱۹

ستیہ نال سُورج وِچ گرمی ۔ ستیہ سہارا دھرتی دا
پوَن چلدی ستیہ آسرے ستیہ آدھار سرشٹی دا

چلدی پھِردی دولت رہندی ۔ نِتھر نہ رہن مکان سدا
چلنّ ہاراجیون چلّے ۔ چلدے رہن پران سدا
دُنیا دی ہر وستو چلّے ۔ کوئی نہ ٹِک کے بہندی اے
فقط دھرم دی ایس جگت وِچ سدا ہری جبڑ رہندی اے ۲۰

۲۱

جانوراں چوں لُومڑ ورگا ۔ کوئی ہور ہوشیار نہیں
اتے پنچھیاں وِچوں کوّے ورگا ہور مکّار نہیں
کُل تیویاں وِچوں ودھکے ۔ مالن دی چترائی اے
مرداں وِچ چالاکی اندر ۔ سب دا راجہ نائی اے

۲۲

اک جنم دے دیون والا ۔ دُوجا ۔ عِلم پڑھا وِے جو
تیجا جنجو آدک سارے ۔ سنسکار کرواوے جو
چوتھا انّ کھان نوں دیوے ۔ دِل دی بھُکھ مٹاوے جو
اتے پنجواں ۔ مدد کرکے خطرے خوف گواوے جو
ہے اُنہاں دا درجہ اُچّا ۔ عقلمند فرماندے نے
ایہہ دُنیا دیوچ پُرش دے باپو سمجھے جاندے نے

۲۳

گورو استری[۱] ۔ مِتر پتنی[۲] تے اپنی تیویں دی ماں[۳]
اپنی جننی[۴] دیش دی رانی ۔ ایہہ پنج ماتا دی تھاں

پنجواں ادھیائے سماپت ہویا

چھیواں ادھیائے

۱

شاستراں نوں سُن کے بندہ۔ جان دھرم نوں جاندائے
شاستراں نوں سُن کے بےعقلی دی الکھ مُکاندائے
شاستراں نوں سُنے جو اوہنوں گیان پراپت ہوجاوے
شاستراں دے سُننے والا گیان وان مُکتی پاوے

۲

تینچ پنچھیاں وچوں کوا۔ کُتّا تینچ جیوانا ں چوں
پاپ تینچ دُنیاں دے اندر۔ چُغل تینچ انساناں چوں

۳

راکھ نال کانسی دا برتن۔ صاف شُدھ ہوجاندائے
کھٹّا تانبے دے بھانڈے دی ساری میل گواندائے
جدوں کپڑے اون اوس نوں۔ شُدھ پوتر ہووے نار
شُدھ ندی نوں کر دیندی اے۔ برکھا جل دی روڑھ دی دھار

۴

پھرن ترن والے راجے دی۔ پرجا پُوجا کردی اے
پھرن ترن والے برہمن دی۔ خلقت سیوا کردی اے
پھرن ترن والے جوگی دا۔ آدر ہُندا رہندائے
ایپر پھرن ترن والی تیویں نوں گھٹّا پیندائے

٥

اوہدے متر ہین انیکاں ۔ جیہڑا پیسے والا اے
بھائی بند ہوئے ہین اوس دے ۔ جیہڑا گھروں سُکھا لائے
جس دے پلّے پیسہ ہووے اوہ "انسان" کہاندا اے
پیسے والا پُرکھ جگت وچ قابل گنیا جاندا اے

٦

جیسی ہونی ہونی ہووے ۔ عقل بناوے ربّ تویں
بناں ہمتوں بناں کوششوں بن دے جان سبب تویں
جیسا وقت آونا ہووے ۔ ویسے پیدا ہون آثار
ربّ سببیں ملن آن کے ۔ اوس طراں دے مدّدگار

٧

جنے بھوت پرانی سارے ۔ کال ہضم کر جاندا اے
جنی خلقت پیدا ہووے ۔ کال وس نوں کھاندا اے
پر لووی جس ویلے آوے ۔ کال جاگدا رہندا اے
ٹکّا ٹالیئے ایہہ نہیں ٹلدا ۔ سر تے چڑھ کے بہندا اے

٨

جنم دے انھّے ۔ اکھّاں باجھوں ۔ دیکھ بھال کجھ سکن نہ
نظر ہندیاں کامی انھّے ۔ بُرا نتیجہ تکّن نہ
مست شرابی عقلوں انھّا ۔ بُرا بھلا کجھ سمجھے نہ
غرض مند ہو جاوے انھّا ۔ کسے دوش نوں بجھے نہ

۹

جیو آتما۔ کرم انیکاں۔ آپے کردا پھردا اے
مگروں پھل اوہناں کرماں دے آپے بھردا پھردا اے
آپے اوُ دُنیا دے اندر۔ چکر پیا لگاندا اے
نکل ایس چکرّ چوں آپے۔ آخر مُکتی پاندا اے
اتھوا اپنے سب کرماں دا۔ خود بندہ ہے ذمہّ دار
جیسی کرنی۔ ویسی بھرنی۔ کرم گتی پر بل سنسار

۱۰

پھل راجے نوُں پین بھوگنے۔ جو جو پرجا پاپ کرے
پھل پاپاں دے بھرے پروہت جو جو راجہ آپ کرے
پھل چیلے دے پاپ کرم دے گوُرو دے پلّے پیندے نے
کرے زنانی پاپ خصم دے سر تے کھتے پیندے نے

۱۱

سر تے قرض چڑھاوے باپوُ۔ چال چلن دی کھوٹی ماں
سوہنی صورت والی تیویں۔ بیٹا۔ عقل جدہے وچ ناں
چارے ویری ہین پُرش دے پُرش سیلنے کھندے نے
عزت نوں برباد کرن جاں جان گوا کے رہندے نے

لو بھی لوں جے لالچ دیئے۔ اوہ اپنا یا جاندا ائے
ہتھ جوڑ کے آکڑ والا پُرش منایا جاندا ائے
بیوقوف تے قابو پائیے۔ مگر لگ وڈیائیے جے
پڑھے لکھے توں کم کڈھیئے۔ سچو سچ سُنائیے جے ۱۲

۱۳

راج نشٹ ہو جاوے چنگا۔ ظالم راجہ چنگا نہیں
بناں یار دے رہنا چنگا۔ یار ٹھیک دور نگا نہیں
چھڑیاں عمر گذارن چنگی۔ اڑھب زنانی چنگی نہیں
نہ ہونا چیلے دا چنگا۔ نافرمانی چنگی نہیں

۱۴

راج وِچ ظالم راجے دے۔ پرجا نوں سُکھ مل سکدا ائے؟
دُشٹ یار دا درشن کرکے۔ پھل ردے دا کھِل سکدا ائے؟
پیش پوے جے اڑھب زنانی۔ خاوند جی بہلا سکدا ائے؟
گورو پڑھا کے بد چیلے نوں۔ دسّو شوبھا پا سکدا ائے؟

۱۵

گُن سکھّو اک لگے کولوں۔ اک شیر توں سِکھن ہار
لو وِتن گُن کھوتے کولوں۔ کُکڑ کولوں پورے چار
کانا۔ کوجھا۔ کالا کلوٹا۔ کوا پنج گُناں دی کھان
چھ گُن پورے کُتے کولوں سکھ لوو جاواں قربان

۱۶

کمّ پرُش جو کرنا چاہوے۔ کرے اوس نوں کوشش نال
بھاویں کمّ وڈیرا ہووے بھاویں ہووے رتی رواں
کسے چیز نوں قابو کر کے۔ ہتھوں پھیر گواوے نہ
سکھ لوے ایہہ گل شیر توں۔ دل چوں کدی بھلاوے نہ

۱۷

علمدار بندے نوں چاہیئے کرے کمّ نوں اِس پرکار
اندریاں نوں روک تھمّ کے۔ دیکھ بھال کے سوچ وچار
دیش کال تے زور مطابق۔ ہتھ کمّ نوں پاوے اوہ
ایہہ گن لے کے بگلے کولوں۔ کاج سرے چڑھاوے اوہ

۱۸

صبح سویرے روز جاگنا۔ ٹھیک سمے تے اکوّ تار
رن بھومی وچ ڈٹ کے رہنا۔ لڑن مرن دے لئی تیّار
دانا پانی آپ ڈھونڈنا۔ قسمت پلّے پاوے جو
نال بھراواں ونڈ کھاونا۔ حصّے پرتی آوے جو
ایہہ کُکڑ دے گن نے چارے پرش سیانے کہندے نے
سکھ لین انہاں نوں جیہڑے بڑے سکھالے رہندے نے

ہَین پنج گُن کوّے دیو چ۔ سِکھ لو وُبھلیا ئی اے
چھُپ کے ناری سنگت کرنی جسدے وِچ دانائی اے
رستہ چھڈ کو رستے ترُنا۔ اپنا آپ دکھانا نہ
کرنا نہ وشواس کِسے تے۔ دا، کسے دا کھانا نہ
ہردم چُست چوکنّا رہنا۔ لاپروائی کرنی نہ
سمے سمے تے جوڑ رکھنا۔ کدی کوتاہی کرنی نہ ۱۹

۲۰

تھوڑے وِچ قناعت کرنی طاقت چوکھا کھاون دی
صفت تیسری۔ سماں ہن تے خوب گھوک سوں جاون دی
رچڑی پھڑکیاں اُٹھ کھلونا۔ فوراً ہو جانا ہشیار
وفادار مالک دا رہنا۔ سیوالوُں ہر سمے تیار
بڑا بہادر تے دل والا۔ اپنی جان لڑا دیوے
ایہہ گُن چھیئے کتے کولوں سکھو۔ جے سکھلا دیوے

۲۱

بڑا تھک جاوے جد کھوتا۔ مُڑ دی لوجھ اٹھالیندے ئے
سردی گرمی۔ مول نہ منے لنگھے جویں لنگھا لیندے ئے
کدی صبر نوں نہیں چھڈدا۔ جو لبھے سو کھا لیندے ئے
ایہہ گُن چیہڑا کھوتے کولوں۔ سکھ لوے سُکھ پالیندے ئے

۲۲

گُناں اُتلیاں وِیاں ۲ تابیں۔ جیہڑا دھارن کردا اے
اوہ کٹھنائیاں دے ساگر نوں نال آسانی تردا اے
ہر ویلے ہر حالت اندر۔ فتح اوس نوں ملدی اے
کم سمپورن ہون۔ اچھیّا۔ پوُرن ہُندی دل دی اے

چھیواں ادھیائے سماپت ہویا

ستواں ادھیائے

۱

دھن دا گھاٹا۔ من دی چنتا۔ عقلمند جتلاندے نہیں
اتے گھروگی دوش بُرایاں دُوجے کن سُناندے نہیں
نہیں بھن دے بھیت کسے دے اگے ٹھگے جان جدوں
نہیں دسدے گل کسے نوں ہوجاوے اپمان جدوں

۲

لین دین جد کرے جنس دا لین دین دھن دولت دا
کسے طرح دا ہوروچ جاں کاروبار تجارت دا
حاصل علم کرے جس ویلے جاں جد بھوجن پان کرے
دِل چوں شرم گواوے جیہڑا۔ اوہ سوکھی گذران کرے

۳

شُکر صبر دے امرت تائیں دِنے رات جو پان کرے
امن چین تے دِلی مسّرت۔ حاصل اوہ انسان کرے
کدوں شانتی ایس طراں دی ملے لالچی بندے نوں؟
دولت پچھے دوڑن والے حرصی ٹٹو گندے نوں

۴

اپنی تیویں اپنی دولت تے اپنے گھر دا پکوان
صبر کرے جو انہاں اُتے رہوے اوسدی سوکھی جان
اپپر صبر نہ کرنا چاہیئے جدوں آدمی دان کرے
جدوں گورُو توں پڑھے وِدّیا۔ جدوں بھجن بھگوان کرے

۵

ہووان دور ہمن جتھے۔ جاں پنڈت تے اگنی دو
مالک نوکر۔ ہل تے بولد۔ جاں بھرتا تے ناری دو
انہاں دے وچکاروں تھائیں کدی لنگھ کے جائیے نہ
جان بجھ کے مورکھ بن کے۔ مُڑ مگروں پچھتائیے نہ

۶

بالک[۱]۔ بڈھا[۲] اتے کنیا[۳]۔ اگنی[۴]۔ گورُو[۵]۔ برھمن[۶]۔ گاں[۷]
کدی بھل کے انہاں تائیں نال پیر دے چھوئیے ناں

۷

گڈّے کولوں رہوے دُریڈا۔ پنج ہتھ بندہ ہشیار
گھوڑے کولوں دَہ ہتھ پورے ہاتھی کولوں ہتھ ہزار
بُرے آدمی وسّن جتھے اوس جگہ تے وسّے نہ
چپ کیتیاں کرے کنارہ۔ جان لگنیاں دسّے نہ

ہاتھی کُنڈے باجھ نہ سوئے۔ گھوڑا بِن چابک دی مار
سِنگاں والے پشُو واسطے۔ موٹی لاٹھی ہے درکار
بداں نال جد پوَے واسطہ کم دین نہ ایہہ ہتھیار
ڈنڈ تہناں نوُں دین واسطے لوَے میانوں کڈھ کٹار ۸

۹

بھوجن نوُں چھک لین برہمن خوشی وِچ آجاندے نے
مور۔ گرج بدل دی سُن کے پَیل خوشی وِچ پاندے نے
بھلے لوک خوش ہون دیکھ کے ودھدی دولت دُوجے دی
بُرے آدمی خوشی مناندے ودھے مصیبت دُوجے دی

۱۰

جے ویری بل والا ہووے مگر لگ کے گھُٹ بھرے
جے ہووے ویری کمزور اُلٹ چل کے سِدھ کرے
اتے برابر دے دشمن نوُں طاقت نال ہرا دیوے
تُرت حلیمی پھڑ کے بھاویں کنڈ اوس دی لا دیوے

۱۱

حُکمران دی شکتی اُسدے باہیں بل دے وِچ چھپان
پنڈت جی دی شکتی اُسدا وید پاٹھ تے برہم گیان
اتے نار دی اُتم شکتی بھری جوانی اُسدی اے
بچن رسیلے۔ صورت سوہنی مد مستانی اُسدی اے

۱۲

بُہتا سِدھ پدھرا ہونا دُنیا دے وِچ چنگا نہیں
نہیں چھڈدی دُنیا او ہنوں جو ڈِنگا اڑبنگا نہیں
وِچ بناں دے پھر کے دیکھو سِدھے رُکھ کٹیندے نے
وِنگ تڑنگے رہن کھِلوتے نِت اُچیرے تھیندے نے

۱۳

پانی بھرے سرو ور اُتے ڈیرا ہنس جماندے نے
جدوں سرو ور سُک جاوندا اُڈ دُریڈے جاندے نے
پھیر جدوں پانی آجاوے فدم آن اوہ دھر دے نے
کدی آونا۔ کدی جاونا مُڑ مُڑ ایویں کر دے نے
پربندے دا ہنس وانگراں ایہہ ورتارا چنگا نہیں
چھڈ گیا تے پھر آن کے لیا سہارا چنگا نہیں
اک رُوپ جو رہے ہمیشہ اوہ انسان کہاندا اے!
پھر نو گھر تو پُرش اپنی عزّت شان گواندا اے!

۱۴

جویں تال دا گندہ پانی ناس تال دا کردا اے
تویں دبّیا ہویا پیسہ ناس مال دا کردا اے
گندہ پانی باہر کڈھنا تال دی رکھیا کرنی ایں!
دھر یا پیسہ ارتھ لاونا مال دی رکھیا کرنی ایں!

جسدے پلّے پیسہ ہووے یار پیارے اوہدے نے
جسدے کول روپیہ۔ بھائی بندھوسارے اوہدے نے
دُنیا اُسنوں آکھے بندہ جیہڑا بندہ دولت دا
دُنیا دے وِچ جیون اُسدا جس دا دھندہ دولت دا ۱۵

۱٦

بول گئی ہے مٹھی جسدی دیوے دان غریباں نوں
بچپے ہری دا نام چھکاوے ان پنڈتاں بھلیاں نوں
چارے گلاں ہین جدھے وِچ سمجھ سوُرگوں آیا ئے
مات لوک دے وِچ اوس نے جنم مُنکھا پایا ئے

۱۷

اتے نرک وِچ جان والیاں دے ایہہ لچھن کہندے نے
بُہتا غصہ۔ کوڑی بولی کھیسے خالی رہندے نے
رشتیداراں نال عداوت تے خدمت کُل ہیناں دی
چھیویں سنگت نیچ جناں دی دُشٹاں بداں کمینیاں دی

۱۸

وڈیئے گھرنے وِچ شیر دے اوتھوں گج مُکتا مِلدا ئے
پر گِدڑ دی غار دے اندر کھوتے دا چمڑا ملدا ئے
جاں مِلدی اے اوس جگہ تے پُوچھل مردہ وچھے دی
بُرے دِیاں بُریاں نے چیزاں ہچھی وستوُ ہچھے دی

١٩

کُتّے دی پُوچھل کُتّے دے کسے کمّ وی آوے نہ
مچھّر مکھّی جھل نہ سکے۔ ننگ نہ کُجّ لکاوے نہ
تویں ودّیا باجھوں جیون سارا برتھا جاندا ئے
مُوڑھ پُرش نہ اپنے جوگا نہ ویری بھّے کھاندا ئے

٢٠

اپنا آپ پوتر رکھے گلاں شُدھ سُناوے جو
اندریاں نوُں وس کرے تے من نوُں شُدھ بناوے جو
سب جیواں تے رحم کرے جو سبناں نوُں اپناندا ئے
اوہ مُکتی دے چاہن والا پُرش مکت ہو جاندا ئے

٢١

جویں تیل ہے تلاں دے اندر پھُلاں وچ سُگندی اے
گرُٹکنّے وچ۔ گھیو دودھ وچ اگ کاٹھ وچ ہندی اے
ایس طرح ہی جیو آتما ایس جسم وچ رہندا ئے
جسدے کول وچار اکھیاں اوہ درشن پا لیندا ئے

ستواں ادھیائے سماپت ہویا

اٹھواں دھیائے

۱

پُرش ہیٹھلے درجے والے۔ دولت پانا چاہندے نے
وِچکارلے دولت نالے مان ودھانا چاہندے نے
اپیراُتم پرش ربّ توں صرف مان نُوں منگدے نے
مان یوگ انسان مان نُوں۔ اپنی دولت انگدے نے

۲

نِت کرم کرنے توں پہلوں کِسے چیز نُوں کھایئے نہ
پُن دان اشنان کرن بِن۔ بھوجن پانا چاہیئے نہ
اِپیر ہرج نہیں کجھ جیکر کند مُول پھل کھا لیئے
دودھ۔ دوائی۔ پان تے پانی رشی گنے دا پا لیئے

۳

دیکھ لوو دیوے نُوں راتیں روز ہنیرا کھاندائے
پھیر ہنیرے ورگا کالا کجل اوہ اُپجاندائے
ایس طراں ہی جیسا جیسا کھان پان انسان کرے
ویسی ویسی بھیڑی چنگی۔ اوہ پیدا سنتان کرے

۴

عقل والیو اجدوی دینا۔ دھن دینا گنواناں نوُں
یاد رکھنا۔ دھن نہ دینا۔ بے گنیاں ناداناں نوُں

جدوں سمندر دا جل کھارا بدّل دے مُنہ جا پیندے
نرمل تے مٹھا ہو جاندے۔ کایا کلپ کرا لیندے
پھیر وسّ کے آپ دیکھ لو۔ سارا جگ وسا دیندے
دھرتی تے اُسدے جیواں وچ۔ نویں زندگی پا دیندے
اودا پانی۔ کئی گُنا ہو۔ وِچ سمندر جا رلدا اے
جس دے کولوں گیا سی پہلوں پھیر اوس نوں آ رلدا اے

۵

دُور اندیش سیانے بندے سارے پرگٹ کرن وِچار
اک یوَن اک پاسے ہووے۔ دُوجی طرف چنڈال ہزار
اک برابر سمجھو دونویں۔ ذرا ایس وچ جھوٹھ نہیں
یوَن نال دا کوئی دوسرا۔ دُنیا دے وچ جھوٹھ نہیں

۶

کرے جدوں ناری[1] دی سنگت سر دے وال[2] کٹاوے جاں
مالش رکسے تیل[3] دی سر تے۔ جاں تن تے کرواوے جاں
جدوں چِتا[4] بلدی دا دھوآں۔ جسم نال چھوہ جاندا اے
جدوں تیک نہ پُرش نہاوے اوہ چنڈال کہاندا اے

پانی بدہضمی وِچ پینیا۔ کمّ دوا دا کرد اے
بھوجن ہضم ہون دے مگروں اِل داوادھا کرد اے
پربھوجن دے وِچکار پیونا۔پانی امرت ورگا اے
پربھوجن دے مگروں اونویں۔ اثر زہر وارکھدا اے

۸

جس دے وِچ گیان نہیں۔ اوہ بندہ مویاں ورگا اے
پُرش گیانی۔ بناں عمل دے۔ ہُندا مویاں ورگا اے
بن افسر دے سینا جیہڑی۔ نشٹ کُل ہو جاندی اے
اتے زنانی بھرتے باجھوں۔ مرن تُل ہو جاندی اے

۹

بڈُھے وارے مرے زنانی۔ دولت ہتھ شریکاں دے
کھانا پینا وس بگانے۔ گذرے وِچ اُڈیکاں دے
بندے نوں ایہہ تنے گلاں بے عزت دُکھیار کرن
لون وانگ زخماں تے لگن۔ دِنے رات بیزار کرن

۱۰

ہوّن کرن دے بناں وید دے پڑھنے دا پھل ہُندا نہیں
دان دین دے بناں یگ دا۔ کمّ مکمّل ہُندا نہیں
بناں بھاونا کسے کمّ دے وِچ ہوندی سِدّھی نہیں
سبناں دی ہے گورُد بھاونا۔بناں بھاونا کتی نہیں

۱۱

کاٹھ وِچ نہ رہن دیوتے ۔ نہ وسن وِچ پتھر دے
نہ مٹّی دی مورت دے وِچ کدھرے ڈیرے ٹھاکر دے
ٹھاکر دِل دی شُدھ بھاونا تے شردھا وِچ رہندے نے
ایس واسطے دِلی بھاونوں سب دا کارن کہندے نے
گھٹ گھٹ واسی ۔ سرب ویاپی ۔ ہر تھائیں ہر وسدا اے
شُدھ بھاونا والا بندہ وِرلا کدھرے دِسدا اے

۱۲

نہیں شانتی جیہی تپسیا ۔ دِل دی اگن بجھا رہے جو
روگ ترشنا جیہا نہ کوئی ۔ دِق وانگ کھا جاوے جو
صبر نالدا سُکھ نہ کوئی ۔ بندے نوں غلطان کرے
دیا نالدا دھرم نہ کوئی ۔ جو سب دا کلیان کرے

۱۳

غُصّہ ہے یم راج دی مُورت ۔ سب نوں مار مُکاوے جو
اتے ترشنا ندی ویترنی ۔ گھڑی مُڑی غطیاوے جو
کام دھین دے تُل وِدّیا ۔ اِچھا پُورن کردی اے
صبر سُہانا "نندن بن"، جس تے دُنیا مردی اے

گُن دا گہنا۔ شان رُوپ دی۔ نظراں وِچ ودھا دیندے
بھلمنسائی والا گہنا۔ کُل ساری چمکا دیندے
جا حِل کرے کمال کسب وِچ ایہہ وِدّیا دا گہنا ایں
دھن دا ورتن۔ دھن دا گہنا۔ ایہہ گُنیاں دا گہنا ایں ۱۴

۱۵

نِرگُنیاں دا رُوپ نِکمّا۔ دُنیا نفرت کردی اے
دولت ورتن باجھ نِکمّی۔ ذرا غرض نہ سردی اے
بُرے پُرش دے خاندان نوں۔ جنا کھنا نِندیوندا ئے
عِلم سپھل نہ ہووے جیہڑا۔ اوہ شوبھا نہ پوندا ئے

۱۶

جَل دھرتی دے ہیٹھ وگے جو۔ پتی برتا ہے ناری جو
بھلا کرے اپنی پرجا دا۔ راجہ پُر اُپکاری جو
تے سنتوشی نیک برہمن۔ سدا خوش جو رہندا ئے
ایہہ چارے نے شُدھ پوِتر۔ کُل زمانہ کہندا ئے

۱۷

جو نہ رکھے صبر برہمن۔ انت نشٹ ہو جاندا ئے
صبر کرن والا راجہ بلونت نشٹ ہو جاندا ئے
اُجڑ جاوے نار کُھلو جیہڑی شرم نہ کردی اے
اتے ویسوا شرماں والی۔ اکثر بھکھی مردی اے

۱۸

کُل جنگی وِچ جنم دھار کے ۔ جو وِدّیا توں ہین رہیا
دُنیا نوُں کی لابھ اوستوں ۔ مُورکھ ۔ مُوڑھ ملین رہیا
کُل بھیڑی دے وِدوان دی ۔ سارے پُوجا کردے نے
کرن دیوتے مان اوسدا ۔ سِر چرناں تے دھردے نے

۱۹

وِدوان دا ساری دُنیا ۔ آدر تے سنمان کرے
وِدوان نوُں پُوجن سارے ۔ اُستت کُل جہان کرے
وِدوان دُنیا دے اندر ۔ اُچّی پدوی پاندا اے
وِدوان نوُں کمی نہ کوئی ۔ جو چاہوے ہل جاندا اے

۲۰

سوہنی صورت بھری جوانی ۔ جنم اُچیرے گھر دا اے
تُرن لگیاں پھُوک پھُوک کے پیر بھوئیں تے دھر دا اے
پر وِدّیا توں ہین پُرش اوہ دُنیا وِچ سُہاندا نہیں
بناں مہک دے جویں پھُل ٹیسُو دا شوبھا پاندا نہیں

۲۱

ماس پنکھیاں تے پشُوآں دا۔ جیہڑے بندے کھاندے نے
جیہڑے پُرش نلجے مدھرا پیندے عیش اُڈاندے نے
جنہاں علم نہ پڑھیا سُنیا۔ کرّا کھکھّا۔ جانن نہ
مُورکھ بھمبل بھُوسے کھاون۔ ہردے دے وِچ چانن نہ
ایسے پشُو منکھ رُوپ دے وِچ بوجھ نے دھرتی تے
دُنیا نوں ساہ سوکھا آوے۔ ایہہ پاپی مرجاون جے

۲۲

انّ کھواون باجھوں جیہڑا ایک کرن دی رسم کرے
اثر اوس دا پوے دیش تے۔ اُنج دیش دی بھسم کرے
وید پاٹھ بن یگ جو کریئے۔ آکھن اوہ وی بھاروا ے
گُورو برہمن یگ کرادن والے دا اوہ مارُوا ے
بناں دان دے یگ جو کریئے کرے گھات ججماناں دا
یگ جیہا دُشمن نہ دُوجا۔ مارُو سگھڑ سُجاناں دا
ودھی پوروک یگ جو کریئے اوہ پُورن پھل دیندا ئے
منو کامناں کرے پُوریاں۔ بُدھی تے بل دیندا ئے

اٹھواں ادھیائے سماپت ہویا

ناواں ادھیائے

۱

جے اِچھیا مُکتی دی تینوں سُن لے میرے سُگھڑ بھرا
زہر سمجھ کے من اپنے چوں۔ سارے وِشے وکار گوا
پی جا امرت وانگوں پنجے۔ بناں پُچھیاں ڈیگ لگا
سہن شیلتا۔ دلی صفائی۔ سچ دیا تے نمرتا

۲

آپس وِچلے بھیداں نوں جو نیچ ننگیاں کر دے نے
دُبدا دیو چ مارے جاون۔ کرنی دا پھل بھر دے نے
جویں سپ بلمیک دی بانبھی دیو چ جکڑیا جاندائے
تڑف تڑف کے وِس گھول آخر جان گواندا اے

۳

گنّے نوں پھل نہیں لگدے۔ سونے وِچ سوگندھی نہیں
چنن پھُل نہ لگن۔ مایا گھر پنڈت دے اُوندی نہیں
راجے لمبی عمر نہ بھوگن۔ ایہہ کی بنت بنائی اے؟
پیسح۔ شروع وِچ۔ کِسے ربّ نوں عقل نہیں سکھلائی اے

۴

کُل دوائیاں وِچوں ودھیا۔ وئید گلو نُوں کہندے نے
سُکھ سارے بھوجن مُکھیے دی اردل دیوچ رہندے نے
اِندریاں چوں اکھاں دی قیمت تے قدر ودھیری اے
اتے ساریاں انگاں وِچوں۔ سِر دی شان اُچیری اے

۵

شک نہیں اِسدے وِچ کوئی۔ دُوت اکاسیں جاوے نہ
کوئی آن کے اوس جگہ دا۔ ایتھے حال سُنا وے نہ
آپس دیوچ گل بات دا۔ ہور کوئی پربندھ نہیں
اوس جگہ دے رہن والیاں۔ نال کوئی سمبندھ نہیں
نہ پہلے اوس جگہ دا کسے نے حال بتایا ئے
نہ کوئی نقشہ وقت گھڑی دا۔ اوتھوں بن کے آیا ئے
جیہڑا پھیر۔ آکاش والیاں۔ سورج چند گرہناں دا
مُدّت پہلوں وقت گھڑی پل توڑی دیوے ٹھیک بتا
وِدّیا دے پرکاش کارنے بھید آکاسی پاوے جو
کِویں برہمن وِدوان دسّو! نہ کِنیا جاوے اوہ؟

طالب علم بھنڈاری۔ راہی بھکھوں دُکھی۔ ڈیوڑھی دار
پُرش مار یا ہو یا ڈر دا اتے ستّواں خدمت گار
ایہہ ستّے جے سُتّے ہوون۔ جھُونا مار جگا دئیے
بھلا ایس دیو چ نہاں دا۔ پھڑ کے ہتھ اُٹھا دئیے ۶

۷

راجہ۔ سپ۔ بگھیلا۔ ڈیموں اتے غیر دے کُتے نُوں
بالک تے مورکھ نُوں کدھرے جیکر دیکھو سُتّے نُوں
یاد رکھنا۔ تساں کسے نُوں کر کے بھُل اُٹھانا نہ
نہیں نتیجہ کھرا ایس دا۔ سُتّی کلا جگانا نہ

۸

جس پنڈت نے وید پڑھے نے دولت مال کمانے نُوں
تے کھاندا ہے پنڈت جیہڑا۔ شودر گھر دے کھانے نُوں
بناں زہر دے سپ و انگ ایہہ پنڈت کاہدے جوگے نے
سپ موتیاں والے شکلوں۔ اصل وِچ پرگھو گے نے

۹

جد ہے رُسیاں ڈر نہ کوئی۔ خوشی ہویاں کجھ ملدا نہیں
جسدا ڈنڈا۔ ڈنڈ دین دے لئی۔ کدی وی ہلدا نہیں
کسے جنے تے رحم کرن دی جسدے اندر طاقت نہیں
کی کرسی اوہ بھلا رُس کے؟ رُسّن وِچ حماقت نہیں؟

۱۰

سپ جدھے وِچ زہر نہ ہووے۔ پھن پھُلا نا چھڈے نہ
وِس رہوے نہ رہوئے۔ چھُنکنا۔ پر چھُنکانا چھڈے نہ
پھن پھلاون نال دلاں تے خوف اوس دا پے جاوے
پھوکا پھُنکارا وی اوہدا۔ کڈھ کلیجہ لے جاوے

۱۱

عقلمند انسان اپنا ایداں سماں بتاندے نے
صُبح سویرے کتھا جُوئے دی سُندے تے سُناندے نے
وقت دوسرے نار وارتا۔ پڑھ کے دل پرچاندے نے
اَتے رات نوں چور کہانی۔ سُن سُن کے سوں جاندے نے

اہناں تِناں پرسنگاں توں بڑی سِکھیا مِلدی اے
من مندر وِچ چانن ہووے۔ ڈُبدا مٹدی دل دی اے
مہابھارت پرسنگ جوئے دا۔ سب نوں پیا بتاندا اے
پُرش جُوے دے کھیڈن والا، جڑوں پٹیا جاندا اے

نار کتھا۔ رامائن پڑھکے صاف پتہ ایہہ چلدا اے
سرو ناش کامی دا ہووے۔ دھرمی پھُلدا پھلدا اے
اَتے بھاگوت۔ چور کہئیے دا ورنن ایہہ کہندا اے
اندریاں نوں وس کرے جو سدا سُکھی اوہ رہندا اے

۱۲

پھُول مال جو آپ گندیئے ۔ چندن آپ گھسایئے جو
اتے سنتو تر آپ جو لکھیئے ۔ پڑھ کے آپ سُنایئے جو
شِکشنی اینہاں وِچ گھنیری ۔ اندر نوں موہ لیندے نے
اُتے اوس دی مایا ساری ۔ تُرت پھُرت کھولیندے نے

۱۳

وہی ۔ ناار ۔ تِل ۔ چندن ۔ دھرتی ۔ گنا ۔ سونا ۔ شُودر ۔ پان
گُن کاری ہو جان و دھیرے ۔ مَلے دَے ۔ جس ویلے جان

۱۴

پُرش کنگلا ۔ دھیرج رکھے ۔ اوہ وڈ یائیا جاندا ائے
گھٹیا لیٹر اصاف رکھیئے ۔ اوہ عزّت کروا ندا ائے
انّ کو تھرا ۔ گرم گرم جے کھایئے ۔ چنگا لگدا ائے
چنگے چال چلن دا بندہ ۔ کو جھا ۔ سوہنا لگدا ائے

ناواں ادھیائے سماپت ہویا

دسواں ادھیائے

دھن دولت توں ہین آدمی ہینا کِہیا نہ جاندا اے
ہے آتم وِشناش جدھے وِچ۔ اوہ دھنوان کہاندا اے
پروِدّیا توں ہین آدمی۔ ہر پاسے توں ہینا ئیں
رتن عِلم دا کول نہ جِس دے۔ سب کا سے توں ہینا ئیں

٢

ترن لگیاں قدم رکھیئے۔ دھرتی اُتے نال دھیان
جل پیون توں پہلوں چاہیئے اُسنوں کریئے کپڑ چھان
بچن زبانوں نکلن جیہڑے۔ تولے جانچے ہون تمام
کہے کہ اِن نوں پہلوں اُسدا۔ لئے سوچ سدا انجام

٣

سُکھ بھوگن دی اِچھّا جسنوں۔ عِلم نال نہ کرے پیار
جس نے عِلم سِکھنا ہووے۔ سُکھ سارے دیوے دُرکار
سُکھاں مگر جو پھرے بھٹکدا۔ اوہ عالم بن سکّے نہ
عِلم نال ہے سنگت جسدی۔ سُکھاں ول اوہ تکّے نہ

کی کجھ کوی دیکھ نہیں سکدا، تن کال وی جانے اوہ
کی کجھ ناری کر نہیں سکدی، جا پہونچے اسمانے اوہ
پی کے نشہ شرابی کی کجھ۔ ووھ گھٹ بک جاندا نہیں
گند مند دنیا دا کیہڑا۔ جسنوں کوّا کھاندا نہیں

۵

جو چاہوے سو کرے وِدھاتا۔ عذر زور نہ اُس دے نال
نر دھن نوں دھنوان بناوے۔ دھن والے نوں کرے کنگال
جے چاہے تے راج بہادے۔ در در منگن ولے نوں
جے چاہے تے بھکھ منگا دے۔ راجے تخت بہالے نوں

۶

جدوں منگتا کسے سوم دے کولوں پیسہ منگدائے
اوہ پیسے دا پیر لالچی۔ اُس نوں دشمن انگدائے
جدوں سیانا گل عقل دی مُورکھ نوں سمجھاندائے
اومُورکھ دی نظر وِچ۔ دشمن دا درجہ پاندائے
جدوں چور نوں چندا کاسے چڑھیا ہویا دسدائے
سمجھ اوس نوں دشمن جانی۔ پیا اوس توں چِسدائے
تے تیویں بدکار دوسرے پُرش نال جو رہندی ائے
اوہ بھرتے نوں دشمن جانے۔ گل گل تے کھہندی ائے

جنھے علم نہ پڑھیا کوئی ۔ جو دھرمی ۔ گنوان نہیں
نہیں شرافت جس کے اندر ۔ جو کہ داتپ دان نہیں
ادھرتی تے بوجھ فالتو ۔ پرش ناکارہ پھردا اے
اتھوا پشو منکھ روپ وچ ۔ آپ مُہارا پھردا اے

۸

اشرہ نہیں اپدیش دا ہُندا ۔ ہر گز ہو چھے بندے نوں
بھلی گل وی بھیڑی لگے ۔ پرش عقل دے اندھے نوں
ملیا چل پربت دی سنگت ۔ اشرہ بانس تے کردی نہیں
کدی بانس چندن نہیں بن دا ہیکر اوس دی مردی نہیں

۹

جدے وچ نہ عقل اپنی ۔ اُس دا علم بناوے کی ؟
نیتر ہین پرش نوں شیشہ ۔ اسدی شکل دکھاوے کی ؟
اتھوا علم دان نہیں بن دے پرش عقل جو رکھن نہ
درپن دے ہندیاں وی انھے رمزہ دیہ دا چکھن نہ

۱۰

برا آدمی ۔ کسے طراں وی بھلا بنایا نہیں جاندا
اُسے ۔ ابرے اسبھاو اوستوں کدی چھڈایا نہیں جاندا
جویں گدا موداہ دھو دیئے سچا سمجھی جاندی نہیں
کر یئے یتن ہزاراں پر پکھڑے اد رجہ پاندی نہیں

۱۱

زوراور دے نال دُشمنی پا کے جان گوائیے نہ
نال دُشمنان ویر ودھا کے۔ دھن دی لکھ مکائیے نہ
حاکم نال دُشمنی پا کے۔ مڈھوں جڑاں پٹائیے نہ
ویر برہمن نال کما کے کُل دا ناس کرائیے نہ

۱۲

جس بن دیوچ لکھاں ہاتھی اتے بگھیلے رہندے نے
کر کے لوک خیال جنہاں دا۔ سُفنے وچ ترہندے نے

۱۲

اوس ڈراونے جنگل دیوچ۔ بے شک آسن لا لیئے
رہن واسطے کسے رُکھ دے ہیٹھاں جگہ بنا لیئے
بھکھ بھوتنی جدوں ستاوے پھل جنگل دے کھا لیئے
کپڑیاں دی جگہ رُکھ دے چھلڑ تن تے پا لیئے
اتے وچھونا گھاس پھوس دا راتیں ہیٹھ وچھا لیئے
جدوں کٹنی پوئے غریبی۔ ایداں جھٹ لنگھا لیئے
اپیر وچ امیر شریکاں۔ کدی بھُل کے رہیئے نہ
اُس جیون توں مرنا چنگا۔ روز بولیاں سہیئے نہ

رُکھ روپ وِ دوان برہمن۔ دنیا وِچ کہاندائے
ڈُونگھی جڑ۔ سندھیا ہے اُسدی جِسّتوں طاقت پاندائے
وید ڈالیاں چار اوہدیاں۔ گھِریا چار چو فیرائے
دھرم کرم دے پتر سارے۔ سایہ بڑا گھیرائے
ایس واسطے پنڈت ڈانے۔ جڑ دی خیر مناندے نے
جڑ ہیٹھوں جے وڈھی جاوے ڈال پات جھڑ جاندے نے
دونویں وقت سندھیا کرنی۔ پنڈت لئی ضروری اے
بنان بھجن دے اِس جیون دی غرض نہ ہُندی پُوری اے ۱۳

۱۴

کملا دیوی ماتا جِس دی پِتا جِدھا وِشنُو بھگوان
جدھے ہین سب بھائی بندھُو۔ بھگت ہری دے وِچ جہان
تِن لوک دیوچ۔ اوس دے لئی کِتے پردیس نہیں
ہے کیہڑا استھان بھلا اوہ، جیہڑا اُسدا دیس نہیں

۱۵

کئی سینکڑے پنچھی راتیں۔ آن رُکھ تے بہندے نے
جدوں سویرا ہو جاندائے بڑنا او تھے رہندے نے
مار اُڈاری چار چو فیرے۔ نکل دُور اوہ جاندے نے
ایس گل دی چِنتا ڈانے۔ دِل تے مُول نہ لاندے نے

بالکُل ایسے طراں پُرش دا۔ مات لوک وِچ پھیرائے
چِنتا والی گل نہ کوئی۔ دُنیا رین بسیرا ئے
جنم مرن دا چکر اِتھے۔ سدا چلدا رہندا ئے
اِک تُرے تے دُوجا اوہدی جگہ مَلدا رہندا اے

۱۶

عقلمند اِنسان جگت وِچ۔ اصلی طاقت والا ہے
بیوقوف دی طاقت کاہدی۔ نِرا سر پرو کھلا ہے
دیکھو دانشمند سِیَہے نے چکر کیویں چلایا سی
طاقت والے مست شیر نوں جانوں مار مکایا سی

۱۷

کُل جگت دا پالن پوشن۔ آپ کرے وِشنو بھگوان
جیون دی کی چِنتا مینوں؟ وَسّ اوس دے میری جان
بالک پن دیوِچ وی جیہڑا پُورن رکھیا کردا ئے
جننی دی چھاتی وِچ جیہڑا۔ دُودھ پین نوں بھردا اے
ایس گل نوں سوچ سمجھ کے۔ ہے وِشنو ہے سُندر شام
دِنے رات ہر ویلے کیول رہیں جپدا ہاں تیرا نام

ع۱ خرگوش

۱۸

بھاویں پوری طراں جاناں۔ دیوتیاں[۲] دی بھاشائیں
ہور بولیاں جانن دی وی رکھ رہیاں ابھلاشائیں
جویں دیوتے روزمرہ امرت دا بھاویں چکھدے نے
پر پریاں دے بلھاں دے آسو[۳] دی خواہش رکھدے نے

۱۹

کنک دا آٹا۔ چولاں کولوں۔ دس حصے گن کاری اے
دودھ کنک دے آٹے کولوں۔ دس حصے بلکاری اے
ٹھیک دودھ توں ماس دس گُنا۔ اپنا جوہر دکھاندا ئے
اُتے ماس توں گھیو دس گُنا طاقت نرُت ودھاندا اے

۲۰

ساگ کھادیاں ودھے بیماری وایو پیدا کر دیندا ئے
جسم ودھے جے دودھ پیوئے اندر طاقت بھر دیندا ئے
ماس کھان والے بندے دا۔ ماس گھنیرا ہو جاندا ئے
گھی کھاون والے دا دھاتو پُشٹ ودھیرا ہو جاندا ئے

۲۔ سنسکرت ۳۔ میٹھا رَس۔

دسواں ادھیائے سماپت ہویا

گیارھواں ادھیائے

۱

مِٹّھی ۔ مدھُر ۔ پیاری بولی ۔ لوڑوند نُوں دیناداں
ہر ویلے دھیرج وِچ رہنا بُرے بھلے دی ٹھیک پچھان
چارے صِفتاں ہین قدرتی ۔ نال جنم توں آون ایہہ
لکھ کوششاں کریئے بھاویں نہیں سکھیاں جاوَن ایہہ

۲

اپناں داساتھ چھڈّ کے ۔ کرے بھروسہ غیراں تے
مُورکھ آپ کو ہاڑا مارے ۔ اپنیاں ہی پیراں تے
نشٹ اپنے آپ اوس دا ۔ دِناں وِچ ہو جاندا ئے
جویں دھرم نُوں چھڈّن والا راجہ راج گواندا ے

۳

جانوراں چوں سب توں وڈا ۔ ہاتھی گِنیا جاندا ے
کِتے اوس توں چھوٹا کُنڈا ۔ اُس تے حُکم چلاندا ے
لمّا چوڑا ۔ گھُپ ہنیرا ۔ کِڈا جال پھیلاندا ے
ذراکو جنّا دِیوا اوہنوں ۔ دیکھو کویں نساندا ئے

پربت داوستار پُرش دی عقل فکر وِچ آوے نہ
بجلی ٹوٹے کرے اینکاں پیش اوس وی جاوے نہ
سوا گٹھ دا کُنڈا۔ ہاتھی مست موٹیرے جیڈا اے؟
دو اُنگل دا دِیوا۔ دسّو! بھلا ہنیرے جیڈا اے؟
قد وِچ۔ پربت دے اگے۔ بجلی دی کُجھ گِنتی اے؟
اِکو جیڈے ہین بھلا ایہہ۔ اِک برابر مِنتی اے؟
قد کاٹھ دا نہیں بھروسہ۔ ڈِھڈّل منُہ دی کھاندا اے
جِسموں چھوٹا۔ تیج وان۔ بلوان سمجھیا جاندا اے

۴

سوسِنگر ترّے ورہے عُمر دے۔ گذرجدوں کلجگ دے جان
چھڈ جاوندے نے دھرتی نوں کملاپت وِشنو بھگوان
اُستوں اَدھے ورہیاں مگروں ایہہ حالت ہو جاندی اے
گنگا جل دے وِچوں اُسدی۔ گُم شکت ہو جاندی اے
ورہے اُس کولوں وی اَدھے ایس سمے چوں گذرن جاں
پنڈاں دے وِسینک دیوتے۔ چھڈ جاوندے پنڈ گراں

۵

رہن گھر یلو دھندے جسنوں۔ علم سکھنوں جاندائے
کسے جیو تے رحم نہ کھاوے پرش ماس جو کھاندائے
دھن دالالچ رکھے جیہڑا۔ اُسدے کول سچائی نہیں
جسدا چال چلن نہیں چنگا۔ اُس دے وِچ صفائی نہیں

٦

بد بندہ نہیں کدی سُدھردا۔ دِل دا کھوٹ گواوے نہ
لکھ وار اُپدیش دیویئے۔ عقل اوس نوں آوے نہ
جویں کڑتن کدی اپنے وِچوں ہُم گواندی نہیں
دودھ گھیو دے نال پالئے اوہ مِٹھی ہو جاندی نہیں

۷

دُشٹ آدمی۔ دِل دا میلا۔ تیرتھ پرسن جاندائے
ٹل ٹل پینڈا۔ سو سو واری۔ گنگا وِچ نہاندائے
ایہ میل اوس دے دِل دی۔ ایداں دھوتی جاندی نہیں
نری پڑی ایہہ تن دی شُدھی من نوں شُدھ بناندی نہیں
مدرے والا مٹ جس طراں بارم بار دھوائیاں دی
نہیں ہو وندا شُدھ پوتر۔ اگنی وِچ تپائیاں وی

۸

جو جس دے گُن نُوں نہ جانے۔ اُسدی نِندا کردا ئے
جھولی وِچ رتین ہنڈ یاں۔ مُورکھ بُھکھّا مردا ئے
جویں بھیلنی کول رتن دی ذرا قدر نہ پیندی اے
گج موتی نوُں پراں سُٹ کے پہن گھنگھچی لیندی اے
ایدے وِچ حیرانی کاہدی، مُورکھ قدر پچھانے نہ
بالن دے بھا چنن ویچے سارا وسدی جانے نہ

۹

بھوجن دے آسن تے جیہڑا مون دھار کے بہندا ئے
جچر کھانا ختم نہ ہووے چُپ چپیتا رہندا ئے
ایس نیم نُوں جیہڑا بندہ پُورا ورہا بنھاہندا ئے
کئی کروڑاں یُگ سورگاں وِچ پوُجیا جاندا ئے

۱۰

بُہتی سیوا۔ بہت سوونا۔ بہت کھیڈنا کم وسارے
کام چیشٹا مزہ جیبھ دا۔ لالچ تے غُصّہ بدکار
اتے اٹھویں خصماں کھانی بے پدری فیشن دی لاگ
طالب علماں لئی ضروری۔ انہاں دا کر دین تیاگ

۱۱

بن واہی بن بیجی دھرتی۔ کند مول اپجا وے جو
اتھو آپے اُگن والے پھل جنگل دے کھاوے جو
وسے وچ بناں دے جیہڑا۔ روز سویرے کرے شرادھ
اوس برہمن نوں کہندے نے "راج رشی" بنیاسی سادھ

۱۲

اک وار بھوجن نوں پا کے صبر کرے جو بدھیماں
علم پڑھے یا علم پڑھاوے۔ دان لوے یا دیوے دان
یگ کرے یا یگ کراوے۔ ذرا ڈھل نہ لاوے جو
اپنا کھٹ کرماں دے اندر سارا سماں بتاوے جو
رتو کال دے وچ صرف جو تیویں لاگے جاندائے
ایسا شدھ پوتر پنڈت نام "دوج" دھراندائے

۱۳

جو دنیا دے کماں کاراں وچ سدا غلطان رہے
جیسدا اوبخ وہاراں وتے انٹھے پہر دھیان رہے
جانوراں نوں پالے جیہڑا جاں کھیتی دی کار کرے
دنیا اوس برہمن تائیں "ویشاں" وچ شمار کرے

۱۴

لاکھ وغیرہ ویچے جیہڑا۔ جاں ویچے مچھلی تے ماس
تیل۔ نیل تے گھی۔ کُسنبہ۔ شہد ماکھیوں مٹھا خاص
اتے پنج جو مدرا رویچے۔ پیا ٹھوٹھیاں من دا اے
کُل زمانہ اوس برہمن تائیں "شودر" گِن دا اے

۱۵

دِل دا کھوٹا۔ مُنھ دا مِٹھا۔ بن دے کمّ وگاڑدے جو
مطلب سِدّھ کرن دی خاطر پوندا پھرے پواڑے جو
دھوکے باز۔ پاکھنڈی جاسد دیکھ دوئے نوں سڑدائے
اُس باہمن نوں آکھن "بگلا بھگت" مچھلیاں پھڑدائے

۱۶

دیو دوارا۔ باغ باغیچہ۔ کھُوہ۔ بولی۔ اَتے تالاب
جو انہاں نوں بناں خوف توں توڑے پھوڑے کرے خراب
اُس باہمن دی شکل دیکھ کے۔ نفرت کھاوے سارا دیش
اوہدے بھیڑے کرم دیکھ کے لوکی اوہنوں کہن "ملیش"

۱۷

جیہڑا چوری کرے گورو دی۔ دیوتیاں دا لُٹے مال
اُتے اپنا کرے گذارہ دُوسریاں دی دولت نال
چال چلن دا گیا گذریا۔ پرناری دے نال وصال
ایس طراں دے بدباہمن نوُں دُنیا والے کہن چنڈال

۱۸

چاہیئے دھرمی پُرش ہمیشہ دھن بھوجن دا دان کرن
بناں ضرورت دھن جوڑن دی غلطی نہ کُنوان کرن
دانی بکرم جیت کرن دی۔ بل راجے بل والے دی
اَج تیک ہے اُستت کردی خلقت آل دوالے دی

آپ ورتیا تے نہ دِتّا۔ اُوگن ہویا بھارا اے
شہد اکٹھا کیتا ہویا نَشٹ ہوگیا سارا اے
ایس ناش دے کارن رو رو شہد مکھیاں کہن سدا
ہا یار ریّا۔ ایہہ کی ہویا؟ ہتھ ملدیاں رہن سدا

گیارھواں ادھیائے سماپت ہویا

بارھواں ادھیائے

۱

سُندر سوہنا گھر ہے جسدا عقلمند جس دی سنتان
تیوِیں مٹھا بولن والی۔ مٹھا بھوجن تے جل پان
لوڑ مُطابق دولت مایا گھر دے نوکر حکم وجان
گھر دی تیوِیں نال پریتی۔ گھر آیاں دا آدر مان
ایشر پوجن۔ سادھو سنگت پڑھن سُنن نوں وید پوران
دھن دھن اوہ پُرش گرہستی۔ دھن دھن اُسدا استھان

۲

دُکھی برہمن نوں جو دیوے نال عقیدت دے کجھ دان
کئی گنا ہو کے اُسکوبوں ملے اوس نوں مُڑ کے آن
ہے راجن! ایہہ نسچے جانو۔ اُتنا مُڑ کے نہیں مِلدا
اتھوا مِلے انیک گنا ہو۔ استوں تھُڑ کے نہیں مِلدا

۳

کُھلے دِل دے نال ورتیے۔ آپنیاں پرواراں نال
غیراں اُتے رحم کھاویئے بدی سدا بدکاراں نال
بھلیاں لوکاں نال محبت اتے لچیاں نال غرور
عِلم والیاں نال سچائی۔ ہیر پھیر توں رہیئے دور

نال وَیریاں شوُر بیر تا ذرا کمیٔے ڈر ریئے نہ
نال بُزرگاں سہن شیلتا بڑ بڑ موُنہوں کر ریٔے نہ
جدوں تیوِیاں نال ورتیٔے کریٔے حِکمت نال وہار
کدی بھید نہ دل دا دیٔے ہر ویلے رہیٔے ہوشیار
کلاکار جو ایداں دی مریادا رکھن والے نے
اوہ دُنیا وِچ کامیاب تے رہندے سدا سوکھالے نے

۴۴

اہناں ہتھاں نال کدی وی دان پُن توُں کیتا نہ
اہناں کنّاں نال مزہ توُں وید کتھا دا لیتا نہ
اہناں پیراں نال نہ پر سے تیر تھ بھکل بندے توُں
نہ سنتاں دے درشن کیتے نین ہُندیاں اندھے توُں

کر کر بدیاں پیٹ پالیا کیتی بُری کمائی توُں
چھوُں چھوُں کر دا سنڈے وانگوُں پھریں دھون اکڑائی توُں
پنچ گِدڑا! ہے نفرت دے قابل تیرا پنچ شریر
ہُنے خاتمہ کر دے اہدا سار تھوک کے بُرا ضمیر

۵

سُندر شام جسو دھا نندن۔ ساکھشات وِشنُو اوتار
جہڑے کر دے نہیں اوہدیاں پدکملاں دے نال پیار
جیبھ جِنہاں دی گُن نہیں گوندی کرشن بنسری والے دے
گوکل دی سکھیاں دے پیارے من موہن متوالے دے
کن جِنہاں دے کتھا سُنن نہ شوق نال بنواری دی
اُسدی نیتی عقل بیرتا یاری تے دل داری دی
سدا کیرتن وچ تنہاں پُرشاں نوُں لعنت پیندی اے
دُھک دِھک دھکار تنہاں مُردنگ آکھدی رہندی اے

٦

جیکر وِچ بسنت رِتوُ دے پت کریریں لگن نہ
اسدے وِچ بسنت رِتوُ دا دُینا جانے اوگن نہ
دِن دیویں نہ اُلّو دیکھے تا اوس نوُں ہوش نہیں
لیکن اہدے وِچ متر وا سوُرج دا کجھ دوش نہیں
نہیں پپیہے دے مُنھ پیندی جیکر بُوند آکاسوں آ
دوش بھلا اِسدے وِچ کا ہدا۔ وسّن والے بدّل دا
جو کُجھ کرے وِدھاتا اِسدے وِچ کسے دا ہتھ نہیں
کرم گتی نوُں ٹالن والی کسے وِچ سمرتھ نہیں

۷

بُرا بھلے دے نال لگ کے بھلا پُرش بن جاندا اے
اثر بُرے دا بھلے پُرش تے پر ہون نہ پاندا اے
جویں پھُل دے نال لگ کے گرد سُگندھی پھڑدی اے
گرد دے دی دُرگندھی لیکن پھُل وِچ نہ وڑدی اے

۸

سنگت کریئے سنت جناں دی اُسدا ہووے پُن اَنوپ
سنتاں دا درشن سُکھدائی سنت ہووندے تیرتھ روپ
پھل مِلدائے سماں اون تے تیرتھ کرن کراون دا
پھل مِلدا اے اوسے ویلے سادھُو درشن پاون دا

۹

دُوروں ٹُر کے اک مُسافر اک نگر وچ آیا بھَون
اِک برہمن کولوں پُچھے "ایس نگر وِچ وڈا کون؟"
پنڈت اگوں اِنج بولیا بھریا ہویا دُکھاں دا
"ہے سبناں توں وڈا اِیتھے جھنڈ تاڑ دے رُکھاں دا"
پھیر پُچھیا "سب توں وڈا ایتھے داتا کیہڑا اے؟"
"دھوبی۔ بستر لوئے سویرے موڑے راتیں جیہڑا اے"
ایس نگر وِچ سب توں بھتا کون آدمی ہے ہوشیار؟
پنڈت جی نے اُتر دتا "سُن میرے سوہنے سردار

ایس نگر دے سارے بندے آفت دے پرکالے نے
رن پرائی مال پرایا چکن ورتن والے نے"
اس راہی نے پھیر پچھیا "پنڈت جی کی کہندے او"
ایس طراح دی نگری اندر۔ کویں سلامت رہندے او؟"
جوں زہر دا کیڑا۔ بھگتا وچ زہر دے رہندا ائے
اثر کرے نہ زہر اوس تے پھر دا سوندا بہندا ائے

۱۰

جس گھر دے وچ گور و برہمن جا کے عزت پاون نہ
جس گھر دے وچ چرن کمل اوہنا دے دھوتے جاون نہ
جس گھر دے وچ نہیں گونجدی دھنی ویدی بانی دی
پتراں نوں نہ پوجن جنتھے چلی دین نہ پانی دی
جس گھر دے وچ ہون سندھیا یگیہ آدنہ کیتنے جان
گھر کہنا ہے پاپ اوس نوں اسدا نام دھرو شمشان

۱۱

جننی میری سرل سچائی۔ سوجھی والا پتا گیان
رحم دیا لومتر میرا۔ دھرم ویر امدادی جان
سکھ شانتی تیویں میری۔ پت پیار اکھما پچھان
ایہہ چھیئے نے ایس جگت وچ میرے رشتہ دار سجان

۱۲

ڈُنیا جانے ناشوان ہے۔ ایہہ نہیں رہنا سدا سیر
دولت مایا سُکھ ڈُنیا دے چھڈ جاوندے ہین آخیر
ظالم موت کھلوتی سر تے۔ انت ایس کھا جانا ئیں
دھرم اکٹھا کر لے اڑیا جس نے ساتھ بناہنا ئیں

۱۳

جدوں دین ججمان نیوتا۔ پنڈت جشن منائے
ہریا کُولا گھاس گئو دا جشن سمجھیا جاندا ئے
جدوں حوصلہ پتی ودھاوے جشن ہوندا ناری دا
ایہہ پرمیرا جشن مترا جپنا نام مُراری دا

۱۴

پر ناری نوں ماتا سمجھے بھیڑی نظر دوڑاوے نہ
مال پرایا جانے مٹی۔ ورتن وچ لیاوے نہ
جیہڑا سب جیواں نوں سمجھے اک برابر آپ سمان
اوس جنے نوں اِس ڈُنیا دا سب توں وڈا پنڈت جان

۱۵

دِل دے اندر لگن دھرم دی مٹھی بولی شہد سمان
نال متراں جھل نہ کرنا۔ نال خوشی دے دینا دان
گُورو سامنے نمرتا ئی دل دا ڈاڈھا گہر گھمبیر

چال چلن دا شُدھ پوتر سوہنا سُندر سُبک سر بر
شاستراں دے جانن والا۔ ہُنر مند گنیاں دا یار
شِو شنکر دی بھگتی کرنی سانجھ سویرے من نوں مار
شری رام جی! ایہہ گُن سارے صرف آپ وِچ مِلدے نے
باغ تُہاڈے وِچ صرف ایہہ پُھل ہمیشہ کِھلدے نے

۱۶

کلپ رُکھ ہے کاٹھ جنگلی۔ اتے سمیرو اک پہاڑ
سُورج ساڑو تیز تِکھیاں چوبھویاں کِرناں دا جھاڑ
چِنتامن پتھر دا ٹکڑا کام دیو (؟) کایا نہیں
چندرماں نوں دِن دِن گھاٹا دِل دا داغ گوایا نہیں
کام دھین ہے پشو ادس نوں بولن دا نہ یارا ہے
بَل راجہ اسداں دا بیٹا اَتے سمندر کھارا ہے
شری رام جی! نال آپ دے تلنا مُول سوہا دے نہ
کِس دی اُپما دیاں آپ نوں عقل فکر وِچ آوے نہ

۱۷

غیر مُلک دے وِچ پُرش دی میت وِدّیا ہُندی اے
گھر اپنے دے وِچ اوس دی متر تریا ہُندی اے
دُکھ روگ دے وِچ اوس دی ہُندی میت دوائی لے
مر جاون دے مگروں اُس دی متر نیک کمائی اے

۱۸

نمرتائی سِکھو جا کے قابل راج کُماروں توں
کپٹ سِکھنا ہووے سِکھو۔ اِستریاں مکاّروں توں
مِٹھا بولن آجاندا اے رہیئے پڑھیاں لکھیاں نال
جھُوٹ بولنا سِکھن خاطر لئے چتر جواری بھال

۱۹

ہان لابھ نہ سوچے جہڑا خرچ سمجھ کے کردا نہیں
بناں پیٹھ توں جہڑا بندہ جھگڑا کرنوں ڈردا نہیں
ہر پاسے ہر کم وچ جو لتاں پیا پھاندا اے
ایس قسم دا مورکھ بندہ جلد نشٹ ہو جاندا اے

۲۰

سمجھدار بندے نوُں چاہیئے بھوجن دا نہ فکر کرے
صرف دھرم دی کرے پالنا صِرف دھرم دا ذِکر کرے
بھوجن دا پر بندہ جنم دے نال نرُت ہو جاندا اے
کھان پان دی خاطر ایویں پیا پرُش گھبراندا اے

۲۱

لین دین جد کرے جنس دا لین دین دھن دولت دا
کسے قسِم دا ہور ونج جاں کاروبار تجارت دا
عِلم کسے توں سکھن ویلے جاں جد بھوجن پان کرے
شرم لحاظ کرے نہ جہڑا اوہ سوکھی گُذران کرے

۲۲

بُوند بوند پانی دی ڈِگے گھڑا اوس تھیں بھر دائے
پیسہ پیسہ جوڑن والا جمع ہزاراں کر دائے
حرف حرف جو پڑھے آدمی عِلم دار بن جاندائے
بھُورا بھُورا دھرم دا بن پربت دکھلاندائے

۲۳

دُشٹ آدمی کِسے وقت وی دُشٹ پنے نوں چھڈن نہ
کالے جا کے بگے آون۔ دِل دی کالکھ کڈھن نہ
جوں پک کے تماں دیکھو، رنگ ڈھنگ بدلاندائے
لیکن کِسے طرح وی اوہدا کوڑا پن نہ جاندائے

باراں ادھیائے سماپت ہویا

تیرہواں ادھیائے

۱

دو لوکاں وا ویری جِس نے کیتی بُری کمائی اَے
جس پاپی نے کلپ برابر عمر المبی پائی اے
اُس کولوں اوہ کدھرے چنگا کم بھلے جو کر جاوے
بھاویں سبھو دو گھڑیاں دی عُمر بھوگ کے مر جاوے

۲

گُذر گیا جو وقت آن کے فکر اوس دا کرنا کی ؟
اجے وقت آیا نہیں جہڑا، اوہدے کولوں ڈرنا کی ؟
سمجھدار دوہاں دے غم نوں چھکّے اُتے دھر دے نے
ورتمان نوں ورتن دا پربندھ ٹھیک اوہ کر دے نے

۳

پتا[۱]۔ دیوتا[۲]۔ سجن[۳]۔ رتنے۔ ہنکاری تے اک سمان
رہندے نے پرسن سدا ایہہ۔ ایہہ عادت انہاں دی جان
کھان پان اشناں کرا ایئے خُوش رہندے نے رشتیدار۔
پنڈت جن پرسّن ہوندے جدوں سُنن مٹھی گفتار

۴ عُمر، کرم، دھن، علم تے مرنا پنڈت جن فرماندے نے
جنم ییں توں پہلوں پنجے۔ لکھے گربھ وچ جاندے نے

۵

دیکھو مہا پُرشاں دے جیون بڑے اچنبا ہُندے نے
اوہ دُنیا دے دھن دولت نُوں تیلے ورگا کہندے نے
دیو یوگ دے نال جدوں پر دھن دولت اوہ پاندے نے
اُس مایا دے بوجھ نال اوہ دِن دِن جُھکدے جاندے نے
اتھوا اوہ مایا نُوں پا کے ذرا اگربھ نہ کردے نے
جویں جویں وددھی لے دولت نمرتائی پھڑدے نے

۶

ہر دم ڈر دا رہوے سینہی، کی ایہہ اک مُصیبت نہیں؟
دُنیا دے دُکھاں دا کارن دُنیا نال محبّت نہیں؟
جے چاہو سُکھ نال وسنا، موہ ممتا نُوں چھنڈ دیؤ
جڑ دُکھاں دی کہن محبّت، جڑوں ایس نُوں وڈھ دیؤ

۷

آون والے کشٹ دُکھ دی۔ جہڑا پہلوں سُرت کرے
تے جہڑا تدبیر سوچ کے آیا کشٹ نورِت کرے
ایہہ دونویں دُنیا دے اندر۔ دِن دِن ودھدے رہندے نے
دُکھاں توں چھٹکارا پا کے نال امن دے بہندے نے

پر ہونی تے شاکر رہ کے جہڑے وقت لنگھاندے نے
اوہ پاگل، نادان، آلسی، انت نشٹ ہو جاندے نے

۸

نیک چلن راجے دی پرجا، نیک چلن بن جاندی اے
تے پاپی راجے دی پرجا بھیڑے کرم کماندی اے
پر راجے دے پاپ پُن جے دونویں اکو جنے ہون
مِس تِس داگالا پا کے لوک دیس دے چکی جھون
نال نال راجے دے پرجا رنگ وٹاندی رہندی اے
"جیسا راجا ویسی پرجا" گل سرشٹی کہندی اے

۹

دھرم کرم دے بناں پُرش جو عمر اپیا بتاندا اے
دیکھن وِچ جیوندا بھانویں مُردا گِنیا جاندا اے
لیکن دھرمی مرن بعد وی سدا جیوندا رہندا اے
رہندی دُنیا تیک اوس دا نام چمکدا رہندا اے

۱۰

دھرم[۱] ارتھ[۲] مِلیا نہ جِنوں، کام[۳] تے مُکتی[۴] مِلی نہیں
انہاں چاراں وِچوں جِنوں کِسے دی دِیکتی مِلی نہیں
جنم اوس دا مات لوک دے وِچ نکمّا رہندا اے
بکری دے گل نال تھنا جویں لمکدا رہندا اے

۱۱

برُے پُرش توں بھلا نہ ہووے، بُرا چتمد اُٹھکے نہ
کِسے جِنے دی دیکھ ترقی۔ دِل اوہدا سہہ سکے نہ
کِسے ہور دے جدوں مان دی اگ تیز ہو جاندی اے
بد بندے نوں سِر توں لیکے پیراں تیک جلاندی اے
اس پدوی تے پہنچ نہ سکے، دِل وِچ خاراں کھاندا اے
تھاں تھاں کردا پھرے چُغلیاں، بیبا لُوتیاں لاندا اے

۱۲

من وِشیاں دے وِچ پھسائیے، ایہہ بندھن دا کارن ہے
من وِشیاں توں باہر کڈھیئے ایہہ مُکتی دا سادھن ہے
ایس طراں ثابت ایہہ ہویا، سب کُجھ کرے کراوے من
ایہہ من سارے بندھن پاوے۔ بند خلاص کراوے من

۱۳

ایس پُرش نوں ست پُرش دا ہو جاندا ئے جدوں گیان
جس ویلے اس دے من وِچوں وِگ نِکلے بدنی ابھمان
ہو جاندائے شُدھ پوتر، تدوں چِت اپرادھی ایہہ
پھیر ایس دی جِتھے جاوے اوسے جگہ سمادھی اے

۱۴

مُنہ منگے سُکھ سارے کِسنوں دُنیا دے وِچ ملدے نے
ہون منورتھ پُورے سارے کِس بندے دے دِل دے نے
جو بھاگاں وِچ لِکھیا ہووے اوہ سب نوُں مِل جاندا ئے
کرے سدا سنتوکھ پُرش جو اوہ پوُرن سُکھ پاندا ئے

۱۵

وگ ہزاراں گنتوّاں والا اک جگہ تے رہندا ئے
لیکن وچھا صرف اپنی جننی ہیٹھاں پیندا ئے
بالکُل ایسے طراں آدمی، کرم پیا جو کردا ئے
پھل اوہناں کرماں دا آپے، سماں اون تے بھردا ئے

۱۶

بے ترتیبے، بے ترکیبے، کمّ پُرش جو کردا ئے
جدوں مصیبت آوے سر تے صبر نال نہ جردا ئے
کمّ اڈھیا ہو یا چھڈے، نواں شروُع کر لیندا ئے
اُس دے ختم ہون توں پہلوں مگر ہور دے پیندا ئے
نہ بستی وِچ امن اوس نوُں، کھلّی جگت اڈاندا ئے
نہ جنگل وِچ چین اوس نوُں، پیا وچھوڑا کھاندا ئے

۱۷

جویں کھی دے نال آدمی ٹوباڈُو نجھا کر دائے
آوے نکل پتالوں پانی گھڑے گا گراں بھر دائے
بالکل ایسے طراں گورُو دی سیوا جو ہر روز کرے
کرے وِدّیا حاصل اُستوں سارے آر بکار بھرے

۱۸

کرماں دے انوسار آدمی پھل کرماں دا پاندائے
اتے وِدھاتا عقل پُرش دی کرماں مگر چلاندائے
مگر پھیر وی لوکاں وچوں ست پُرش تے دانے جو
کسے کمّ نوں کرن لگیاں کرن اینکاں سوچاں اوہ

۱۹

اپنی تیویں اپنی دولت تے اپنے گھر دا کھوان
صبر کرے جو انہاں اُتے رہوے اوسدی سوکھی جان
لیکن صبر نہ کرنا چاہیے جدوں آدمی دان کرے
جدوں گورُو توں پڑھے وِدّیا جدوں بھجن بھگوان کرے

۲۰

جس چیلے نے گورو دیوتوں اک حرف وی پڑھیائے
لیکن اوہدے چرناں اُتے کدی سیس نہ دھریائے
سو واری اوہ بعد مرن دے، پاوے جون کتورے دی
بھونک بھونک کے ساری عمر اگذرے بے دستورے دی
پھیر اوس دے بعد لوے اوہ جا کے جنم چنڈالاں دے
جیسی کرنی ویسی بھرنی، بدلے ملن اعمالاں دے

۲۱

جگ بیتیاں میرو پربت بھاویں تھاؤں چل جاوے
بھاویں ست سمندر جلن انت کلپ دا جد آ جاوے
ایپر سادھو لوک کدی اپنے رستے توں ٹلدے نہیں
سخن کرن اک واری جیہڑا، پھیر اوس توں ہلدے نہیں

تیرھواں ادھیائے سماپت ہویا

چودھواں ادھیائے

تِن رتن نے دھرتی اُتے۔ عُمدہ اعلیٰ تے انمول
پہلا پانی۔ انّ دُوسرا۔ تیجا مدھر پیارے بول
لیکن مُورکھ پُرکھ جگت دے۔ رتن جنہاں نوں کہندے نے
اوہ پتھر دے ٹکڑے ایدھر اودھر رُلدے رہندے نے

۲

بُرے کرم جو کرے آدمی پیدا ہو کے وِچ جہان
پل جاندے نے ہولی ہولی۔ بن جاندے نے رُکھ سمان
اوس رُکھ نوں لگن میوے۔ دُکھ۔ درِدّر سوگاں دے
کشٹ مُصیبت اتے قید دے ہور اینکاں روگاں دے

۳

ناُر۔ پرتھوی۔ دَولت مایا کھو جاون مُڑ آون ایہہ
یار پیارے وِچھڑ جاون۔ مُڑ کے پھیرا پاون ایہہ
ایپر مانکھ جنم اموُلک۔ ایہہ نہیں مِلدا بارم بار
مُورکھ۔ مُوڑھ۔ اموڑ۔ کملیا! ہری نام نہ منوں وسار

۴

تنکے تیلے ہون اکٹھے۔ ہووے چھپّر اک تیار
مل جل کے اوہ ککھ نمانے۔ روک لین مینہہ موسل دھار
ایس طراں جدکئی آدمی مل لشکر بن جاندے نے
دموں کڈھ کے دشمن تائیں۔ فتح اوس تے پاندے نے

۵

پانی دے وچ تیل جے پایئے۔ بھید دیوئیے دُشٹاں نوں
دان سُپاتر لوکاں تائیں۔ علم داتیاں پُرکھاں نوں
ہون گھٹ مقداروں بھاویں بڑے پھیل اوہ جاندے نے
اوس چیز دے بل بوتے تے تُرت ترقی پاندے نے

۶

دھرم کتھا سُنیئے جس ویلے۔ جدوں پرسیئے جا شمشان
جاں جس ویلے دُکھ روگ دے نال اندروں ٹُٹے جان
عقل اوس ویلے جو اُپجے جے رہندی اوہ کول ہمیش
چھُٹ جاندے بندھن سارے کٹّے جاندے کُل کلیش

۷

بُرے کرم نوں کر کے بندہ۔ جد مگروں پچھتاندا ئے
بُدھی شُدھ پوتر۔ نرمل۔ اوس سمے اوہ پاندا ئے
اوہ بُدھی جے کول اوس دے۔ ہُندی اُستوں پہلوں وی
دُنیا دے وچ اوس پُرش دے دھن دولت دا کہنا کی ؟

۸

شور[1] بیر[2] تا۔ دان[3] تپسیا۔ نیتی[4] ۔ نمرتا[5] وگیان[6]
انہاں وچ کمال دیکھ کے ہویئے نہ دِل وچ حیران
ایس طراں دے ایس جگت دے اندر رتن انیکاں نے
پراونہاں دے پاون والے سادھن جتن انیکاں نے

۹

دِلدے اندر وسے جیہڑا۔ جسنوں کریئے دِلوں پیار
لکھ کوس تے ہووَن بھاویں اوہ نہیں ہُندا دُور شمار
پر جیہڑا انہیں دِل وچ رہندا۔ وسے بھاویں وچ پڑوس
دِلوں جائیے اوس جنے نوں۔ دُور دُر یڈا لکھاں کوس

۱۰

کم کڈھنا ہووے جس توں جاندے رہیئے اُسدے کول
نمرتا دے نال بولئے مٹھے۔ مدھر۔ پیارے بول
جویں شکاری کسے ہرن دا کرنا چاہوے جدوں شکار
سوہنے مٹھے راگ سُنا کے۔ لوے اپنا مطلب سار

۱۱

راجہ[1]۔ اگنی[2]۔ گورُو[3]۔ استری[4]۔ گن کاری نے چارے خاص
بہتا نیڑے رہیئے جیکر۔ کر دیندے نے چارے ناس
جیکر رہیئے دُور زیادہ۔ پھل انہاں توں پاییئے نہ
وچکارلا راستہ پھڑیئے۔ ایدھر اودھر جاییئے نہ

۱۲

راج[۱] ونش مورکھ[۲] تے اگنی[۳] پانی[۴] سپ[۵] پرائی[۶] نار
خطرناک نے انہاں کولوں۔ ہر ویلے رہیئے ہوشیار

۱۳

جو پورن ہے دھرم کرم وچ۔ اوہ انسان جیوندا ئے
جو کامل ہے کسے ہنر وچ اوہ گنواں جیوندا ئے
باقی سارے مویاں ورگے کسے کم نہ آون اوہ
دھرم ہین گن ہین آدمی۔ برتھا عمر گواون اوہ

۱۴

جے چاہویں توں اک کرم دے نال جتنا کل جہن
روک پندراں موہنہاں والے من چنچل توں بدھیمان
نک[۱]۔ کن[۲] جیبھ[۳] اتے چمڑی اتے اکھیاں[۵] چانن چوڑ!
ہتھ[۶] پیر[۷] تے[۸] لنگ[۹] گدا[۱۰] منہ ددھ ودھ کے لاون جو دوڑ
شبد[۱۱]۔ سپرش[۱۲]۔ روپ[۱۳]۔ رس[۱۴]۔ گندھی جو سب نوں بھرماندے نے
ایہہ من دے مکھڑے نے سارے۔ گنے پندراں جاندے نے
انتھوا پنج گیان اندرے۔ پنج وشے اونہاں دے روک!
جت لویں ساری دنیا نوں۔ کرم اندرے پنجے روک!

۱۵

سمے مطابق گل کرن دا۔ جس بندے نوں آوے ول
جو دوجے نوں بھاون والا۔ کم کرے جاں مٹھی گل
غصہ پرگٹ کرن لگیاں شکت اپنی جانے جو
دانشمنداں دی نظراں وچ سب توں وڈا پنڈت اوہ

۱۶

اِک جسم انسانی دیکھو۔ تِن طراں دا بھاسے ایہہ
جوگی جن دی نظراں دیوِچ۔ نِری پُری دھرتی دی کھیہہ
سُندر بدن دیکھ کے کامی۔ گھڑی مُڑی جاون بلہار
ماس دیکھ کے کتے آکھن۔ واہ واسبّل نرم شکار

۱۷

بھوجن بُھیڑا۔ دوش گھریلو۔ دُوجے کن سُنایئے نہ
دھرم کرم تے ناری سنگت کر کے رَولا پایئے نہ
سِدھ اوشدھی پرگٹ کر کے۔ اُسدی قدر گوایئے نہ
چُغلی یا بدنامی سُن کے۔ اگے گل چلایئے نہ
ایہہ دانے پُرشاں دا کہنا۔ دانے دِلوں بُھلاون نہ
گل اندروں باہر کڈھ کے۔ بَنیا بھرم گواون نہ

۱۸

اُدھر توڑی چُپ سادھ کے کوئل سماں لنگھوندی اے
جدھر اوہ بولی نہ بولے جو سب دے من بھوندی اے
چاہیئے ایسے طراں آدمی۔ بولے مٹھا سب دے نال
ورنہ چنگی چُپ اوس توں۔ بولن دا نہ کرے خیال

۱۹

اَن اناج۔ روپیہ پیسہ۔ اوشدھ و تید بتاوے۔ جو
دھرم کرم دے سادھن سارے۔ گورو گیان سناوے جو
ٹھیک طراں ورتے انہاں نوں۔ پرتھا مول گواوے نہ
جان بجھ کے سُستی کر کے۔ جان فضول گولاوے نہ

۲۰

بُرے پُرش دا سنگ چھڈیئے۔ سادھوآں دے رہیئے نال
سدا نیکیاں کردے رہیئے سدا سمریئے دینِ دیال
ایس لئی کہ اِس دُنیا دی ساری خلقت فانی ایں
ایہہ خصماں نوں کھاون والی دُنیا ڈین زنانی ایں

چودھواں ادھیائے سماپت ہویا

پندرھواں ادھیائے

دیانال دِل جس بندے دا۔ فوراً اپنگھر جاندائے !
جو دُکھیاند اکسنٹ دیکھ کے رحم تنہاں تے کھاندائے
اوس پُرش نوں لوڑ بھلا کی۔ تن تے بھسم رماون دی؟
اوس جنے نوں غرض بھلا کی سِر تے جٹاں ودھاون دی؟
کاس لئی اوہ منگے مُکتی۔ کاس لئی اوہ سُنے گیان؟
دیاوان ہے جیون مُکتا۔ ساکھشات مُورت بھگوان

۲

اک حرف وی کرپا کر کے جیہڑا گورو پڑھاندائے
اوس گورو دا دین شِشش توں وِتا مُول نہ جاندائے
کوئی پدارتھ ایس جگت دا گورو دا قرض اُتارے نہ
کُل عمر دی سیوا وی چیلے دا قرض اُتارے نہ

۳

پُرش کنڈیاں کوں لوں جیہڑا جند چھڈانی چاہوندائے
جاں بدماشاں کوں لون جیہڑا جان بچانی چاہوندائے
کرے جدوں انہاں دے درشن دوروں سیس نوادیوے
جاں مُرڈجیتی نال سامنے ہو کے ٹکھ بھوادیوے
انہاں دو ترکیباں باجھوں ہور تیسری دِسّے نہ
ایہہ دونویں نہ قابو آون جِجر پدی پھسّے نہ

۴

جِس دی بول گنتی ہے کوڑی بھوجن بہتا کھاوے جو
دند کرڑے والے جس دے لیڑے میلے پاوے جو
سورج اُگن سمے سویرے پیا گھراڑے مارے جو
سُورج است ہون داویلا نیندر وچ گذارے جو
چھڈ لچھمی جاوے اوہنوں بھاویں وشنو ہووے اوہ
آدر عزت نان گوا کے ساری عمر اروے اوہ

مِتر یار۔ پیارے[2] ہی پتویں۔[5] نوکر[3] چاکر۔ رشتے[4] دار
جدوں پُرش نردھن ہو جاوے۔ ایہہ چارے دیون دُرکار
پھیر جدوں پیسہ آجاوے۔ ایہہ سارے آجاندے نے
مُڑ اوسے دا بن آسرا۔ مُڑ اوسے نوں کھاندے نے
سچ آکھدے ہین سیانے۔ رشتہ داری پیسے دی
آنڈھ گوانڈھی۔ یار پیارے۔ دُنیا ساری پیسے دی

۶

پاپ انیکاں کر کے پاپی۔ دولت مال کماندے نے
اوہ لوکاں دا لہو چُوس کے دھن والے اکھواندے نے
رہوے کول[1] دہ ورہیاں توڑی پاپ نال دھن آوے جو
ورہا یار ہواں شروع تے سنے مُول نَس جاوے اوہ

۷

جدوں بُری توں بُری چیز وی بھلے پُرش دے آوے کول
ودھ جاندی اے قدر اوس دی۔ سمجھی جاوے اوہ انمول
اتے بھلی توں بھلی چیز وی بُرے کول جد جاندی اے
اوہ ہانی داکارن بن کے اُلٹا اثر دکھاندی اے
دیکھو زہری ناگ شِواں دے گل وِچ شوبھا پاندائے
امرت راہو کول مُندیاں اُسدی جان گواندائے

۸

جیہڑا نپے برہم بھوج توں۔ اصل وِچ ہے بھوجن اوہ
نال پرایاں کریئے جیہڑی۔ اصل دوستی کہیئے سو
جیہڑا پُرش پاپ نہیں کردا۔ اوہ ہے اصلی سگھڑ سُجان
بناں دکھاوے کریئے جیہڑا۔ اصلی دھرم اوس نوں جان

۹

کی ہویا؟ جے رتن کسے دے پیراں ہیٹھیاں رُلے پیا
کی ہویا؟ جے کچ کسے نے پھڑ کے سر تے رکھ لیا
رتن رتن۔ تے کچ کچ ہے۔ فرق سینکڑے کوہاں دا
پے جاوے گا مُل۔ خریدن ویچن ویلے دوہاں دا

۱۰

شاستراں دا انت کسے نوں اجے تیک نہ آیائے
دُنیا دے علماں نے چار چوفیر گھیرا پایائے
جگہ جگہ تے گورکھ دھندا۔ قدم قدم تے روڑا ائے
دِنے رات دا پیٹ پواڑا وقت بڑا ہی تھوڑا ائے
شاستراں تے علماں وِچوں کڈھ۔ سیانا سار لوے
ہنس جنج دے نال جیسطراں پانی دُودھ نتار لوے

۱۱

تھک ٹُٹ کے آوے پاندھی جاں آوے ڈُووں مہمان
کِسے غرض دے باجھوں آوے بلن واسطے جو انسان
بِناں کھوایاں آن اوس نُوں گھر والا جے کھاندا ئے
پاپی تے چنڈال اوسدا نام رکھیا جاندا ئے

۱۲

روز چوّاں ویداں نُوں علماں والے پڑھدے رہندے نے
دِنے رات اوہ دھرم پستکاں نال پڑھدے رہندے نے
لیکن اینہاں کُجھ پڑھ کے وی۔ آتم ویو پچھان نہ
جو رِیں کڑچھیاں ساری عُمر اِس بھوجن دا جانن نہ

۱۳

ایہہ دُنیا دا ڈُونگھا ساگر۔ وِچ برہمن کشتی اے
لیکن ہور کِشتیاں کولوں اُسدی اُلٹی ریتی اے
اُس بیڑی دے رہن جو ہیٹھیاں اوہ سارے تر جاندے اے
چڑھن ایس دے اُتے جیہڑے اوہ سارے مر جاندے اے
عزّت کرے برہمن دی جو بھوساگر نُوں پار کرے
وِچ نرک دے داسا وس دا جیہڑا برا وِہار کرے

۱۴

نویں زندگی بخشن والا۔ چند بھنڈا را امرت دا
سُندر سوہنا بدن ایس دا۔ بھریا سارا امرت دا
اوشدیاں دا مالک۔ مددگار۔ سہارا دُنیا دا
دُنیا شوبھا کرے ایس دی یار پیارا دُنیا دا
ایپر جد سُورج منڈل دے۔ اندر ابھیرا باوے ایہہ
رنگ فق ہو جاوے اِسدا۔ شوکت شان گواوے ایہہ
دوجے دے پرچھاویں ہیٹھیاں کیہڑا رنگ وٹاندا نہیں؟
کیہڑا گھر دُوجے دے رہ کے عزت مان گواندا نہیں؟

۱۵

کمل پتراں وِچ جدوں ایہہ بھورا جا کے بہندا سی
آ کے مستی وِچ کمل دا رس چُوبدا رہندا سی
نال نال مستی دے اِسدا آلس ودھدا جاندا سی
نہ فاقہ نہ فِکر ایس نوں۔ موجاں پیا اڈاندا سی
دیو لوگ دے نال جدوں دا آ کملا پردیس گیا
ایتھے آ کے کھیت توڑیئے والا اہدے پیش پیا
دیکھ لوؤ ہُن رسا کوڑیاں پھُلاں والا جکھے ایہہ
ہُن اوہنوں وی امرت جانے۔ نال جان دے رکھے ایہہ

١٦

اک روز وِشنو لوں کملا گل سُنا ندی سُنی گئی
کُل برہمن جاتی اُتے غصّہ کھاندی سُنی گئی
"اک اگست برہمن بُڈھا غصّے نال سُجا کے مُنہ
ڈھائیاں چُلیاں وِچ پی گیا میرے پتا سمندر نوں
اک ہور نے غصّہ کھا کے سجّی لت چلائی سی
میرے پتی پیارے دی چھاتی دے وِچ لکائی سی
اجے اوسدا داغ تُہاڈی چھاتی اُتوں گیا نہیں
نام[2] اوسدا یا دُتہانوں ہیں ڈر دی نے لیا نہیں
ساری عمر برہمن مینوں دند کھراندے رہندے نے
سوکن[3] تے ویرن میری دا نام دھباندے رہندے نے
اُما پتی دی پُوجا خاطر گھر میرے نوں توڑن ایہہ
روز سویرے کمل پھُل دی گردن آن مروڑن ایہہ
ڈاڈھا دُکھی ہینڈ تاں کیتا۔ سچ سچ ہیں کہنی ہاں
ایس لئی ہیں اہناں کولوں دُور ہمیشہ رہنی ہاں"
جگ وِچ نے لکھاں پھاہیاں۔ ایہ اک نرالی اے	١٧
اوہ ہے تند محبّت والی۔ سب توں طاقت والی اے
جیہڑا بھنور ابیٹھ کاٹھ تے چھیک اوس وِچ پاندا اے
کمل پھُل دے کول آن کے کرم ہین ہو جاندا اے

۲ بھرگو رشی
۳ سرسوتی
۴ شیوجی

انھوا وچ محبّت پھس کے پیش اوسدی جاندی نہیں
کلا کاٹھ نوں چھیکن والی ایتھے اثر دکھاندی نہیں

۱۸

نہیں سُگندھی کدی چھڈدا۔ وڈھ دیویئے چندن نوں
گنا سّو لہو وچ پیڑیئے۔ اوہ نہ تجے مٹھتّن نوں
بھوگ بلاس تجے نہ ہاتھی۔ بھاویں بُڈھا ہو جاوے
کُلونتا نہ تجے شرافت۔ بیٹ کنگلا ہو جاوے

۱۹

اک پہاڑی نکی جنی۔ تُساں اُٹھائی ہتھاں تے
کھیڈ کھیڈ وچ دھرتی اُتوں چُک دکھائی ہتھاں تے
بس پھیر کی؟ بنے گوردھن عیش بہاراں ہوگیاں
مات لوک تے دیولوک وچ۔ جے جیکاراں ہو گیاں
میں سینے دی لوبی اُتے چک لیا گر دھاری نوں
تن لوک دے دھارن والے آپ جہے بلکاری نوں
پر ایناں کجھ ہوون تے وی گنتی وچ نہ آواں میں
بہتا بولن دا کی مطلب؟ تھوڑی گل سُناواں میں
کسے جنے نوں پتّاں باجھوں۔ وشنو اعزت ملدی نہیں
گلی کسے دے ہردے والی۔ بن بھاگاں توں کھلدی نہیں

پندرھواں ادھیائے سماپت ہویا۔

سولھواں ادھیائے

وشنو جی دے چرن کمل دا۔ کدی دھیان لگایا نہ
ودھی نال بھگتی دی خاطر۔ اس دا نام دھیایا نہ
کم دھرم دا اک کیتا دوار سرگ دے کھولن نوں
کدی سرت دے نال نہ تریا ہیرا ہری ٹٹولن نوں
سپن وچ وی میں نہ چھوہیا۔ کسے نار دے انگاں نوں
نہ بھرویں چھاتی اوہدی نوں تے نہ سبل جنگھاں نوں
کی کیتا میں جنم دھار کے؟ پایا سگوں پچھتاڑا میں
جننی دے جوبن دے بن دا بنیا فقط کہاڑا ایں

۲

گلاں باتاں اک پرش دے نال زنانی کردی اے
ٹیڈھی نظراں نال پرش دوجے دے من نوں ہردی اے
لیکن اوہدے دل دے اندر ہور تیسرا ہندا اے
لکیا ہویا کسے لکانے چور تیسرا ہندا اے
سچ آکھدے ہین سیانے۔ استریں دا اعتبار نہیں
اک آدمی نال اوس دا رہندا سدا پیار نہیں

۳

دِل دے کے جو موُرکھ آکھے"۔ ایہہ میرے تے مردی اے
میرے نال پیار کامنی سب توں بہتا کر دی اے
چتر استری اوس پُرش دی ساری ہوش بُھلاندی اے
کٹھ پُتلی دی طراں اینکاں اوہنوں ناچ نچاندی اے

۴

کون جنا اوہ دولتِ والا۔ جسنوں ہویا نہیں غرور؟
کدیاں وِشیاں وِچ اُلجھ کے ہویاں نے تکلیفاں دُور؟
ناری نے دل نہیں توڑیا۔ کیہڑے بھاگاں والے دا؟
کس نے نہیں سواد چکھیا۔ زہری موت پیالے دا؟
دُنیا دے وِچ عزّت پائی۔ کیہڑے بھلا سوالی نے؟
کس دے نال پیار پالیا۔ کسے مُلک دے والی نے؟
بُریاں دے گھیرے وِچ پھس کے۔ کس دیکھی بربادی نہیں؟
دنیا دے بکھڑے رستے وِچ۔ کس نے ٹھوکر کھادی نہیں؟

۵

نہ سونے دا ہرن دِدھاتا۔ کِسے سمے اُپجایا سی
نہ ویکھن نے سُنن وِچ اوہ اِستوں پہلوں آیا سی
مگر اوس دے پھیر ترِشنا۔ شری رام دی چلی گئی
بُرے وقت دے وِچ ہمیشہ عقل پُرش دی ٹلی گئی

۶

گُن والا انسان جگت وِچ۔ اُچا گِنیاں جاندا ئے
گُنی آدمی۔ گُناں مُطابق ، اُچا رُتبہ پاندا ئے
اُوچ اُچیرے آسن اُتے چڑھ بیٹھن والے نُوں
ایہہ دُنیا اُچا نہیں گِن دی۔ رانی خاں دے سایے نُوں
جوِیں محل دے سب توں اُتلے بنّے تے چڑھ بیٹھے کاں
اوہ دُنیا دی نظراں دے وِچ۔ گرڑ سمجھیا جاوے نہ

۷

دُنیا دے وِچ سب تھاواں تے گُن پُرشاں دے پُوجے جان
پر نہ پُوجے جان تنہاں دے مال خزانے۔ محل۔ مکان
بناں اوگنوں۔ کُجھ دُوج دا چند پُوجیا جاندا ئے
پُورن چند چودھویں والا۔ اوہ آدر نہ پاندا ئے

۸

دُوجے لوک جدہے گُن گاون گُنونتا اکھواوے اوہ
بناں گُناں دے ہووے بھاویں گُن والا بن جاوے اوہ
پر جیہڑا ناداں اپنی آپے صِفت سُناندا ئے
اوہ اِندر وی ہووے بھاویں۔ تُچھ سمجھیا جاندا ئے

۹

جِس ویلے گُن آجاندے نے سمجھدار پُرشاں دے کول
وِدھ جاندی اے قدر تنہاں دی بن جاندے نے اوہ انمول
جویں سونے وِچ رتن جِس ویلے جڑیا جاندا ائے
وَدھ جاندی اے شان اوسدی دِل نوں پیا لُبھاندا ئے

۱۰

گناں نال بھرپور آدمی بھاویں ہووے ربّ سمان
طراں طراں دے کشٹ اٹھاوے بِناں آسرے وِچ جہان
اُچیر تیک اُکلاّ ہیرا۔ امن چین سُکھ پاوے نہ
جِچر وِچ سورن اوس ہیرے نوں جڑیا جاوے نہ

۱۱

جِس مایا دے پان واسطے لکھاں کوّے کرنے پین
جِس دے حاصل کرن واسطے کشٹ انیکاں جرنے پین
دھرم چھڈ کے جِس مایا دے پِچھے پاپ کمانا پئے
جِدہے واسطے دُشمن دے پیراں تے سیس نوانا پئے
اوہ مایا مینوں نہ چاہیئے اُس دے لاگے ڈھکاں نہ
اُس مایا توں نفرت مینوں میں اودہے تے تھکاں نہ

۱۲

اُس بابا دا لابھ بھلا کی؟ اک کول جو رہندی اے
وہٹی وانگوں گھُنڈ ھ ھے اندروڑ کے بہندی اے
اُس کولوں اوہ بابا چنگی رہوے۔ وسیوا بن کے جو
اُس پچھا ندی رہوے پاندھیاں راہیاں دی بن ٹھُن کے جو
جیہڑی مایا جنے کھنے دے ورتن دے وچ آوے نہ
سمجھدار انسان اوس دا مُل ذرا وی پاوے نہ

۱۳

دھن[۱] جیون[۲] بھوجن[۳] تے ناری[۴] بڑے ضروری جاپے نے
ایس جگت دے وِچ پرُش نوں سب نقش و دھ پیارے نے
بھوگ بھوگ کے دُنیا موئی۔ مردی اے۔ مر جاویگی
کسے جنے نوں کدی ترپتی۔ نہ آئی۔ نہ آوے گی

۱۴

دان پُن دا۔ ہوم یگ دا۔ انت نشٹ ہو جاندا ئے
بڑے بڑے بلوانا ں وِچوں بل سارا چو جاندا ئے
پر پاتر نوں دھن دی بخشش۔ سب نوں بیخوفی دا دان
کدی نشٹ نہ ہوون دونویں۔ پھیلن گوڑی ویل سمان

۱۵

سب کھوکاں توں ہولا پتلا۔ تیلے کولوں ہولا روں
اُس توں بھکھ منگتا ہولا۔ پھرے اڈدا جھولی نوں
پھِر بھلا اُسنوں کِس کر کے وگدی وا ء اُڈا اندی نہیں؟
متاں کِتے کجھ مبھتوں منگے ڈری نیڑے جاندی نہیں؟

۱۶

پلّے ہنھ نہیں کجھ رہندا۔ ہوجاوے جس دا ایمان
اُس کولوں ایہہ کِدھرے چنگا۔ تج دیوے انسان کِران
مرن لگیاں اک پلک داکنشٹ اٹھانا پیندا ائے
ہر دیلے اپکان پُرش دی جان وِنھدا رہندا ائے

۱۷

کُل جیو جنتو خوش ہووَن۔ سُن کے مِٹھے بچن امول
ایس لئی بندے نوں چاہیئے بولے سدا رسیلے بول
بولن تے کجھ خرچ نہ آوئے۔ پھیر کنجوسی کرنی کی؟
جد بولو۔ مد مٹھا بولو۔ راضی ہووے سب دا جی

۱۸

ایہہ سنسار رُکھ ہے کوڑا۔ سر توں لیکے پیراں تیک
زہر بھری ہے اس دے اندر۔ ایس گل نوں جانو ٹھیک
پر اِہدے دو پھل نے مِٹھے۔ امرت ورگے تے انمول
اک بھلے پرشاں دی سنگت اتے دوسرے "مٹھے بول"

۱۹

دان[1] - پُن - تپ[2] - پڑھنا لکھنا[3] - ایہہ گُن نے بندے خاص
جنم جنم دے وِچ تہناں دا - کیتا جاوے جو ابھیاس
مر کے - دُنیا وِچ پرانی - نواں جنم جد لیندا اے
اوہ پچھلا ابھیاس اوسدا جاگ سُمجّا پیندا اے

۲۰

عِلم کنٹھ نہ ہووے جیہڑا - وسّے وِچ کتاباں دے
دھن دُوجے دے قبضے جیہڑا - اڑیا وِچ حساباں دے
لوڑ پوے جِس سمے پُرش نُوں عِلم کمّ اوہ آوے نہ
سِر تے بھیڑ بنے جِس ویلے - دھن امداد پہنچاوے نہ

(سولھواں ادھیائے سماپت ہویا)

ستاّرھواں ادھیائے

پڑھیا علم کتابوں جِس نے ۔ شرن گورو دی لیتی نہ
وگدی گور گنگا چوں جِس نے چُلی گیان دی پیتی نہ
سبھا وِچ نہ شوبھا پاوے ۔ اُس دا عِلم نا کارہ ہے
اوس زنانی وانگ گربھ جِس دا وِچار دوارا ہے

۲

جو جیسا وی بندہ ہووے ۔ ورتے ویسا اُس دے نال
بھلیاں نال کرے بھلیائی جھڑ بُریاں دی چھڈے گال
بُرے نال بُریائی کرنی ۔ ایہہ دُنیا دا ہے اِنصاف
ہنہیں دوش کجھ اِسدے اندر ۔ ایہہ نیتی دا رستہ صاف

۳

بڑی دُور جو وقتوں ہووے، جاں ہووے استھانوں دُور
جسدا حاصل کرنا اوکھا۔ رستے وِچ انیک فتورُ
"تپ" دی برکت نال اوکڑاں کُل سادھیاں جاون ایہہ
"تپ دی شکتی سب توں پربل" رِشی مُنی فرماون ایہہ
دِل وِچ دھر کے نیک ارادہ۔ اُسدے پورا کرنے لئی
طراں طراں دے ہووے بھاوے سہتے کشٹ اٹھانے کئی
مگر کم" دے لگے رہنا۔ اِیدھرا ودھر جانا نہ
"تپ کرنا" کہندے نے انہوں کموں چت چُرانا نہ

۴

لوبھ ہُندیاں ہور کسے اوگن دی ہیندی لوڑ نہیں
چغل خور نوں دُنیا دے پاپاں دی رہندی تھوڑ نہیں
سدا سچ بولے جو اوسنہے۔ تپ کرنے بن جانا کی؟
جس دا ہردا شُدھ اوس نے گنگا وِچ نہانا کی؟
ہور گُناں نوں اُس کی کرنا؟ جدہے کول سجنائی اے
کی پونے نے گہنے اوہنے؟ جس نے شہرت پائی اے
جدہے کول ہے دھن وِدیا دا اُس دولت نوں کرنا کی
جس دی کرن ہندیا ہوکی۔ اُس بھڑوے نے مرنا کی؟

۵

دیکھو اجسدا اپنا سمندر "رتناکر" رتناں دی کھان
جسدی بھین لچھمی دیوی۔ جسدا پانی بھرے جہان
پھیر سنکھ اوہ در در بھوندا۔ بھیکھ منگدا رہندا اے
رتناں دین توں دھن نہیں ملدا پُرش بھٹکدا رہندا اے

۶

بل ہینا ہو جاوے جیہڑا۔ اوہ سادھو بن جاندا ائے
بن جاندا ائے ہری بھگت اوہ جسنوں روگ ستاندا ائے
جدھے کول نہ پیسہ ہووے بنے پُرش برہمچاری اوہ
جس دی ڈھلے جوانی بن دی پتی برتا مڑ ناری اوہ

۷

بھوجن تے جل ورگا کوئی ہور دوسرا دان نہیں
اتے دوادش ورگی کوئی تتھ کرے کلیان نہیں
گائتری توں ودھکے کوئی کدھرے منتر ملدا نہیں
تے جننی توں ودھکے کوئی کسے دیوتا ڈِٹھا نہیں

۸

زہر سپ دا نرا اوس دے دنداں دے وچ رہندا ئے
زہر مکھیاں دا اونہاں دے سیساں دے وچ رہندا ئے
زہر بچھوآں دا پوچھاں دے سریاں دے وچ رہندا ئے
زہر بداں دا اونہاں دے سب انگاں دے وچ رہندا ئے
(سدا بداں توں بچ کے رہیئے لاگے ڈھک کھلوییئے نہ
کدی بھُل کے سُفنے اندر نال تہناں دے چھوییئے نہ)

۹

بن بھرتے دی مرضی تیویں بُھکھ برت جو کردی اے
اوہ مورکھ نادان استری کرنی دا پھل بھردی اے
اک اپنے گھر والے دی آکھن عُمر گھٹاندی اے
دُوجا آپ نرک دے اندر کرماں والی جاندی اے

۱۰

بھاویں تیرتھ کرے سینکڑے رکھے ورت ہزاراں وار
پُن دان کردیوے لکھاں کرے کروڑاں پراُپکار
پر حاصل نہ ہووے شُدھی جو اوہنوں مل جاندی اے
جدوں پتی دے چرناں دے امرت نوں نینیں لاندی اے

۱۱

پیر دھون توں بچیا پانی۔ جاں بچیا پیون توں۔ جو
جاں جو بچے سندھیا مگروں۔ نہ پینا نہ پینا اوہ
اوہ کتے دے موتر ورگا جل بتلایا جاندا اے
اُس پانی نوں پیوے جیہڑا اوہ دشنایا جاندا اے
چندرائن داورت پرُش اوہ جیہڑ توڑی رکھے نہ
اُچر توڑی پاپ اوس دے سِروں کدی وی لتھے نہ

۱۲

ہتھ سُہاوے دان دِتیاں۔ کنگن نال سُہاندا نہیں
شُدھ کرے اشنان جسم نوں چندن شُدھ بناندا نہیں
آدر نال ترِپتی ہووے۔ بھوجن پایاں ہُندی نہیں
ہووے مُکتی گیان اُپجیاں۔ بدن سجایاں ہُندی نہیں

۱۳

ایہہ گلاں نے ہانی کارک۔ دِل چوں کدی بھُلائیے نہ
کدی وال بنوان واسطے گھر نائیاں دے جائیے نہ
پتھر نوں لے چندن لیپن۔ تن تے کدی لگائیے نہ
کدی اپنے مکھڑے داپانی چوں درشن پائیے نہ
تنّے ورجت کم کرے جو۔ مڑ کرماں نوں روے اوہ
گھر اوہدے نہ رہوے لچھمی بھاویں اندر ہووے اوہ

۱۴

جے کندرودی گوند کھاویئے فوراً عقل گواندی اے
بچ کھان والے دی فوراً عقل تیز ہوجاندی اے
بندے دی شکتی نوں تیویں جھٹ پٹ ہر لیندی اے
دُودھ پیتیاں فوراً شکتی بدن وِچ آویندی اے

۱۵

جنہاں دے ہردے دے اندر پُراپکار سمایا اے
جنہاں بھلیاں پُرشاں نے سیوا دا بوجھ اُٹھایا ئے
اونہاں دے سب دُکھ دِرد دَر تُرت نشٹ ہوجاندے نے
امن شانتی۔ من دی شُدھی۔ نرمل بُدھی پاندے نے
دُنیا دی سمپتی ساری پیراں دے وِچ رُلدی اے
دیشاں دی قسمت اوہناں دے تکڑے دے وِچ تُلدی اے

۱۶

دھن دولت دی کمی نہ جنوں گھر جس دے ستو نتی نار
جس دا پُتر کھان گناں دی سہن شیل تے آگیا کار
پُتر دے گھر پُتر کھیڈے۔ کھِڑیا غنچہ دِل دا اے
اُس کولوں سُکھ ودھ کے کیہڑا دیو لوک وِچ مِلدا ئے

بھوجن[1] کرنا۔ سونا[2]۔ ڈرنا[3] بھوگ[4] بھوگنے وِچ جہان
پُرشاں تے پشواں دے اندر ایہہ چارے نے اک سمان
پُرشاں دے وِچ پشواں کولوں صرف گیان ودھیرا ئے
جسدے وِچ گیان نہیں اوہ پُرش ڈنگراں ورگائے

۱۸

ہاتھی دی مستی جو اوہدے نیناں وِچوں وگدی اے
اتے اوہدیاں گلہاں اُتے آن اکٹھی ہندی اے
مہک بھری مستی اوہدی تے بھور مست ہو جاندے نے
مستی بھریاں گلہاں اُتے ڈیرے آن لگاندے نے
مُورکھنا کر کے اوہ ہاتھی دونویں کن ہلاندا ئے
مار مار کے گلہاں اُتے بھورے دُور ہٹاندا ئے
ایداں اُس مُورکھ ہاتھی دے ہتھ بھلا کی آیا ائے
سگوں اپنے چہرے دی رونق نُوں اوس گھٹایا ئے
اوہ بھورے تے کسے باغ دے پُھلاں تے جا بہندے نے
چُوپ چُوپ کے رس اوہناں دا موج ماندے رہندے نے
تویں جدوں اک گنی آدمی دھنی پرش دے جاندا ئے
تے اوہ مُورکھ دھنی گنی لوکے گُن دی قدر نہ پاندا ئے
ایس طراں دھنوان اپنے دھن دی قدر گھٹا لیندا ئے
گُن والا تے ہور کتے وی جا کے قدر کرا لیندے ئے

۱۹

رنڈی۔ راجہ۔ بال۔ منگتا۔ یم راجہ۔ اگنی تے چور
اتے پنڈ دا کنڈا۔ ظالم۔ دُکھدائی۔ نردئی۔ کٹھور
کسے ہور سے دکھ درد نوں کسے سمے نہ جانن ایہہ
کرن اپنا الو سدھا سارے آناً فاناً ایہہ

۲۰

داک زنانی بڈھی کبی نظر جدھی سی دھرتی تے
اوس جنی نوں دیکھ پچھیا کسے لنگھدے پاندھی نے):-
"گھڑی مڑی کی دیکھ رہی ایں کر کے اکھاں نیویں توں؟
کی کجھ تیرا ڈگ پیا ہے جو دھرتی توں ڈھونڈیں توں"
ہے مورکھ! توں نہیں جاندا جو کجھ کارا ہو یا ہے
میں جوبن دا سندر موتی کدھرے اینھے کھویا ہے
(ماں! باغ جوانی والا۔ اجڑ کے مڑ پھلدا نہیں
اتے حسن دا بجھیا دیوا۔ کدھی پرت کے بلدا نہیں
اوہ جوبن دا سندر موتی ڈھونڈ رہی ہیں جس نوں توں
گم گیا۔ مڑ نہیں لبھیا۔ کسے آدمی تیویں نوں")

۲۱

سپاں تینوں گھیر رکھیا۔ اچھل ڈِنگا ڈِنگا توں
چکر دے وچ پیدا ہویا نال کنڈیاں بھریا توں
تیرے کول پجنا اوکھا۔ دوش اینکاں تیرے نے
پر دُنیا دے وچ۔ کیوڑے ! تیرے یار گھنیرے نے
جس نوں دیکھو اوس جنے دا دِل تیرے تے آیائے
ایس لئی کہ اک سُگندھی والا گن توں پایا ئے
سچ آکھدے ہین سیانے گن والے دی چاندی اے
اک اکلے گن دی شوبھا سارے عیب لکاندی اے

چانکیہ نیتی دا میری

ستارھواں ادھیائے سماپت ہویا